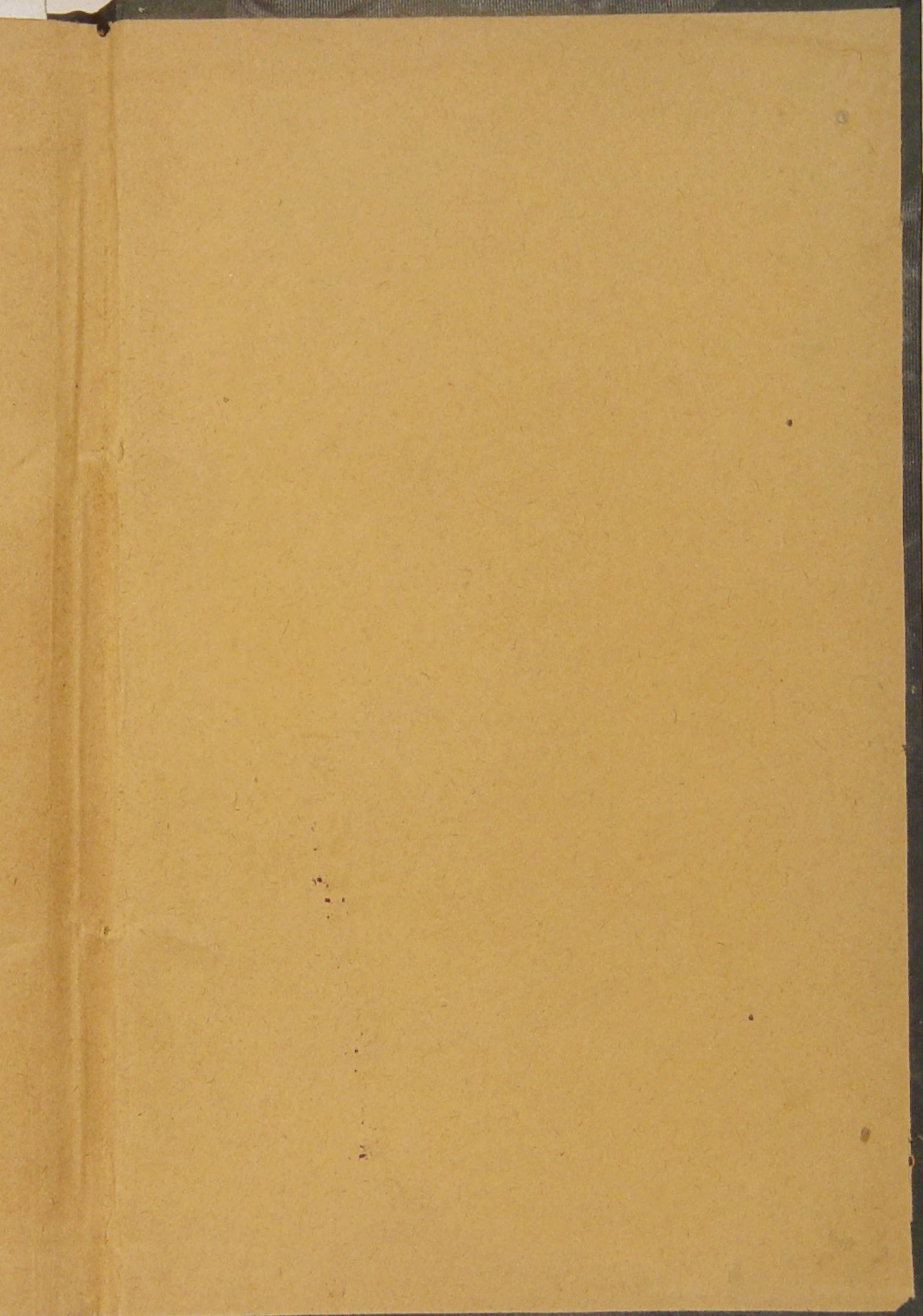


۱۳۹۹ عیات فردوس مکان

۱۴۰۰ ع الشفیج

۱۴۰۱ ع سیر فداکی





مکافد و مکن

یعنی

سو آنحضرت حجۃ الاسلام نائب امام علیہ السلام کافل الایام ظہیر الملتہ و الاسلام
اقوام الاحکام حضرت شمس العلماء و سید العلماء و سلطان العلماء
فردوس مکان حاج آقا السید محمد ابرہیم صاحب طاب ثابہ

سلسلہ

نمبر ۴

متجانب دار التبلیغ

بیادگار حضرت آیت اللہ فی الانام مغیث الاسلام مجدد الدین امام العلماء
و المجتہدین استاد اکمل فی کل مولانا السید ولد علی غفران آب طاب ثابہ

مؤلفہ

قبلہ و کبیرہ معین العلماء علامہ ہندی جناب مولانا سید احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر

مطبع تصویو عالم پریس لکھنؤ چھپ کر شائع ہوا

دیباچہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات آپکے ہادیان دین و پیشوایان ملت کے اخلاقِ حسنہ و صفاتِ پسندیدہ کو سامنے رکھ کر تقلید و پیروی سے اخلاقی ترقی و روحانی تکمیل جس طرح سے زندگی میں ہوتی ہے اور ان کے افعال و اعمالِ حسنہ سے سبق لیکر جس طرح سے اپنے وجود کو دنیا میں کارآمد بنایا جاتا ہے اور سیطرہٴ اونکی وفات کے بعد بھی اونکے نقشِ قدم پر چلنا بس یہی ایک بات ہے جس سے ہم حقیقی معنوں میں اونکے خلفِ صالح ہونیکا مصداق ہو سکتے ہیں بعد وفات ان بزرگانِ دین اونکے تذکرے اور زندگی کے کارنامہ ہماری ہدایت کا کام بس دے سکتے ہیں اسی ضرورت نے ہم کو آمادہ کیا کہ ہم علمائے سلف کی سیرت لکھنا شروع کریں لیکن اس امر اہم کی تکمیل کی صلاحیت کی سیطرہٴ ہمیں نہ تھی مگر افرادِ قوم کی بے توجہی نے جبراً دلائی کہ کچھ نہ ہونے سے ہونا بہتر ہے پر چند کہ ایک کوتاہِ قلم کے ہاتھ سے ہوتا کہ یادِ اسلاف باقی رہے اور تہذیب و اخلاق و تکمیلِ نفس کے لئے کوئی معیار سامنے ہو اسی بنا پر یہ سلسلہ باوجود کثرتِ اشغال ہمیں شروع کیا اور جنابِ فردوسِ مکان کی سوانحِ زندگی لکھی۔

افسوس یہ تذکرہ ناقص اور نہایت ناقص ہے اس تذکرہ کی روح روان۔

(۱) اوچناب کے اجازتِ اسناد اور سلاطینِ ہند و ایران و برٹش حکامان کے پروانے و خطوطِ تھے جن سے واقعات پر بہت کچھ روشنی پڑتی تھی۔

(۲) سفرِ عراق و حجاز کے نہایت اہم و ضروری حالات۔

(۳) اوچناب کے تصانیف کے اقتباسات جس سے علمی و دنیا میں صحیح عزت و شان کا اندازہ قوم کے لئے ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم ان چیزوں کے اندراج سے قاصر رہے باوجود کمال سعی و کوشش فراہم نہ ہو سکے اور کتاب بالکل ناقص رہی۔

امید ہے ہماری معذرت اور بابِ نظر کے روبرو قابلِ قبول ہوگی اور اس نقصان کا پورا کرنا ہماری قوت سے باہر خیال کر کے معاف کیا جائے گا والسلام خیر ختام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت فردوس مکان سید العلماء حاج سید محمد ابراہیم نورضریحہ

باب اول

خاندانی حالات

وطن و نسل { قصبہ نصیر آباد ضلع رائے بریلی ملک اودھ نقوی سادات کا مسکن
حضرت فردوس مکان اوس خاندان کے اعلیٰ رکن تھے او بجناب کا سلسلہ نسب
ستائیس اسطون سے حضرت امام علی نقی علیہ السلام تک پہنچتا ہے۔

شجرہ { حضرت شمس العلماء و سید العلماء و سلطان العلماء فردوس مکان
سید محمد ابراہیم ابن حضرت فخر المدرسین ممتاز العلماء سید محمد تقی ابن علیین مکان
سید العلماء سید حسین ابن حضرت غفراناب سید دلدار علی ابن سید محمد معین ابن سید
عبدالمادی بن سید ابراہیم بن سید طالب بن سید مصطفیٰ بن سید محمود بن سید
ابراہیم بن سید جلال الدین بن سید زکریا بن سید جعفر بن سید تاج الدین بن سید
نصیر الدین بن سید علیم الدین بن سید شرف الدین بن سید نجم الدین بن سید علی
بن سید ابویعلیٰ محمد بن سید ابیطالب حمزہ بن سید محمد بن سید طاہر بن سید جعفر

مختصیاتی سلسلہ { بھی اپنی اولاد سید محمد معین صاحب مرحوم سے تھیں۔

جلالت خاندانی { آپ کے تمام اجداد امجاد صاحبان شرف و منزلت تھے
منجملہ ان کے سید نجم الدین مرحوم سبزواری ملک ایران سے
بغرض نصرت و عہد سالار مسعود غازی ہندوستان تشریف لائے وہ مرحوم امرا
سلاطین غزنویہ سے تھے۔ ہندوستان میں قلعہ او یا نگر گو مسخر فرما کر نام اوس کا
جائے عیش رکھا جو کہ ضلع راسہ بریلی میں اب تک جائس کے نام سے مشہور قصبہ ہے۔
اور جناب سید زکریا نے قصبہ نیا گ پور کو فتح کیا اور اوس کا نام اپنے چچ بزرگ دار
سید نصیر الدین کے نام پر نصیر آباد قرار دیا۔

جد اس کے کا ذکر { (از تذکرہ العلماء مصنف علامہ سید مہدی مرحوم)
۶۶۱ ہجری میں قصبہ نصیر آباد دی ہندوستان
و رہنمائے مومنان و اوستاد علماء و مجتہدان حضرت غفرانکاب کی نور ولادت سے
چمکا اور اوس بحر موج قلم ہدایت نے نشنگان زلال ایمان کو طہر گھر ہندوستان
میں سیراب کیا کونسا خاندان علم ہندوستان میں ایسا ہے جو اس جوان نعمت سے
مستغنی نہوا ہو۔

مصنف شذو العقیان { جناب مولانا رحمہ اللہ اپنے والد بزرگوار
سید المتکلمین مفتی سید محمد قلی صاحب رحمہ اللہ
حضرت مولانا سید عجاز حسین کے سلسلہ تلمذ میں بیان فرماتے ہیں پھر اپنے
رحمہ اللہ کی رائے تلمذ اختیار کیا خدمت میں اوس حند اسے
نشانی کے جو تمام عالمون کا خدا ہے وہ ایسے

بزرگ ہیں جنہوں نے مملکت ہندوستان میں دین کو زندہ کیا اور بدعت و

طباطبائی مصنف

ریاض کی راے ایک مکتوبین

مصحفی ہم رسید کہ اہل دین و محبان ائمہ طاہرین
سلام اللہ علیہم اجمعین بمواظعت حسنہ و تعالیم معام
دینیہ تادیب و تہذیب تو اندو در رنگ شہادت
ارباب ضلالت و غوایت را بادلہ باہرہ

و براین قاطعہ از صفات خاطر طالبان طریق ارشاد و سالکان مسالک سداد
تواند زد و با بجا اکثر سکنہ آن دیار قدر این نعمت عظمیٰ و منزلت این عطیہ کبرے را بداند

شیخ الاسلام شیخ محمد حسن

نجفی صاحب جواہر کی

راے ایک مکتوبین

زندہ کرنے والے مراسم دین کے آباد کرنیوالے
دین کے آبادی کے وہ چاند جو طلوع سے اپنے
گمراہیوں کو ہدایت کرتا ہے سب سے پہلے اسلام
میں علم ہدایت بلند کرنے والا عزت اسلام
و مسلمانوں کی خدائے رب العالمین کے حکم سے

اوسکے احکام کا پابند بنانے والا۔ خدا کی روشن دلیل۔ ہادی امت اپنی حیات
میں اور گارڈینے والے دو علموں (سلطان العلماء، سید محمد و سید العلماء، سید حسین
طاب ثراہما) ہدایت کی اپنی وفات کے بعد، در ترجمہ بعض فقرات مکتوب از ظل
ممد و مولفہ حضرت مفتی میر عباس صاحب ثراہ)۔

شیخ جلیل شیخ احمد بنی حبیب

نفحۃ الیمین کی راے کا خلاصہ

علی، (اشارہ نام کی طرف ہے) رئیس دین
کے اور صاحب شرف ہیں دین جعفری کے لیے
امام زمان مولانا (سید) علی رتبہ آپ کا مکارم خلق
میں رتبہ علوی ہے اصول میں آپ کو مہارت مہارت جعفریہ ہے احاطہ آپ کا فروع دین
میں یوسفیہ ہے اور روایت آپ کی حدیث میں وراثتہ باقریہ ہے تحریر آپ کی فن تفسیر
مقتایق کی کھولنے والی اور دشواریوں کی آسان کرنے والی ہے تقریر آپ کی علوم

اگر آپکی صحبت درس میں (علامہ محمد باقر) مجلسی حاضر ہوئے تو اپنے علوم کے نورانی دریا
اونکے پہلوئیں موجزن ہو جاتے۔

(طرائف و نظایف مصنفہ حضرت تاج العلماء سید علی محمد)

آپ اوس شجرہ طیبہ سے ہیں جسکے علم و فضل کی
شاخیں عالم میں پھیل گئیں اور دنیا کو گھیر لیا
علم و سخاوت کی ڈالیوں نے اور آپ

شیخ الاسلام شیخ زین العابدین
مازندرانی کر بلانی رحمہ اللہ کی

اوس قصر عالیشان کے رہنے والے ہیں جس میں
ارباب فضل و فضائل خیمہ زن ہیں اور جگہ

رائے کا خارا صافہ اجازہ فردوس مکان

پناہ ہے رہ رہ ان علم کی جو حصول فضل و شرف کے بعد پناہ لیتے ہیں اگر آپکے آبائے
کرام و اجداد فحاش نہ ہوتے تو ہنر و ستان میں دین کا درخت سبز و شاوہ نہ ہوتا اور
اسلامی خیمہ بے ستون رہ جاتا۔

ان بزرگوار کا ۱۹ رجب المرجب ۱۲۳۰ھ ہجری میں لکھنؤ میں انتقال ہوا اور اپنے امام بار
واقع لکھنؤ متصل محلہ پائاناہ میں مزار شریف ہوا اور لوگ و جناب کی برکات انفاس
سے محروم ہوئے اوس وقت فیضان روحانی اور جناب کا اونکے دونوں فرزند دلبند
آیۃ اللہ الکبریٰ حضرت سلطان العلماء و حضرت سید العلماء کی وساطت سے عالم میں
پھیلے اور ہر اہل علم ان دو سر شہسائے علم و کمال سے فیضیاب رہا۔

۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ ہجری میں دار السلطنت لکھنؤ
میں و جناب کی ولادت باسعادت ہوئی اور

جد بزرگوار سید العلماء

خدمت والد بزرگوار و برادر عالیقدر میں
تحصیل علم و کمال فرما کر وہ درجہ رفیعہ
حاصل فرمایا جسکا نظیر قبل و بعد و جناب

سید حسین صاحب رحمۃ اللہ

کا مختصر ذکر

کے پیدا ہونے میں ہوا۔

سرت کی یہ جہاں صاحب
طاب ثراہ کی راے اوراق
الذہب سے

جو ہمارے بنی کریم کو نسبت دیکر انبیاء سے ہے
زمانا ہمارے بنی سب پر مقدم تھے۔
(خود وہ حضرت فرماتے ہیں "میں اوقت
بنی تھا جبکہ آدم آب و گل میں تھے)

اور مکانا سب کے بعد۔ اگر وہ جناب عہد رسول اللہ و جان میں ہوتے تو بیشک
خدا سے رحمان مدح میں اونکی قرآن میں آیات نازل فرماتا اور یقیناً او جناب کے
جد بزرگوار حضرت رسول مختار ابو ذر و سلمان پر فضیلت دیتے جس میں دو شخص بھی
اختلاف نہ کر سکتے۔ اور خدا جانتا ہے کہ اوسے اوس عہد میں اون جناب کا کوئی
فطر خلق نہ فرمایا تھا اور علم و کمال میں لیتا تھے خدا اس بات پر گواہ ہے اور میں ان
کی قسم کھاتا ہوں کہ کوئی اسکے قابل نہ تھا کہ اونکو اجازہ دیتا بلکہ یہ جناب لائق سکے
تھے کہ عوض اجازہ لینے کے اون لوگوں کو خود اجازہ دیتے اس واسطیکہ وہ امام ہدی
ہیں اور تمس الضحیٰ ہیں اور امام اوس شخص سے سوال نہیں کرتا ہے جسے کہ خود لوگ
روایت کرتے ہوں نہ آفتاب اوسکا محتاج ہو سکتا ہے جو کہ خود اوس سے
اقتباس انوار کرتے ہوں اور یہ اسوجہ سے ہے کہ علماء عصر او جناب کے عیال ہیں۔

وہ جناب اپنے عہد میں بے نظیر تھے اور
اپنے عصر میں بے عدیل تھے چشم زمان نے
اونکے مانند کوئی کھل نہ پایا تھا اور
اوس زمانہ میں اونکے رتبہ کا نظیر و عدیل
نہ تھا میری یہ کتاب او جناب کے فضائل

مصنف شذویر العقیان
مولانا سید اعجاز حسین جٹا
رحمہ اللہ کی راے

لکھنے کی گنجائش نہیں رکھتی ہے۔

حجۃ الاسلام آقا مرزا علی نقی
طباطبائی کا اردو ترجمہ ہے

بحر العلوم ملا حسین طباطبائی کے اسلامی و مسلمان کے شیخ و استاد ہیں اور
 نجفی کی رائے کا خلاصہ انفرادہ علماء سابقین میں کھانا اُٹھ رہا ہوگا
 آپ معین دین و ناصر اسلام اور حافظ شرع خیر الانام ہیں۔

حجۃ الاسلام آقا الشیخ محمد حسن
 نجفی مصنف جواہر الکلام کی
 رائے کا خلاصہ
 آپ جملہ علوم عقلی و نقلی میں علامہ ہیں
 شیعوں کے مددگار اور شرع کے حامی ہیں
 ۱۲۰۰ ہجری میں او جناب کی جب وفات
 حضرت آیات ہوئی تو زمام شرع ضیف
 دست حق پرست حضرت ممتاز العلماء میں آئے

والد ماجد آنجناب کا مختصر ذکر

دار السلطنت لکھنؤ میں جمادی الثانی ۱۲۰۰ ہجری میں ولادت باسعادت
 ہوئی اور اپنے پدر بزرگوار سید العلماء اور عم نامدار حضرت سلطان العلماء سے
 تحصیل و تکمیل علم فرمائی اور کسی کے سامنے کبھی زانو تلمذ آپ نے نہ نہیں کیا اور
 کیونکر ایسا ہوتا در الخالیکہ بعد اپنے ان دو بزرگوں کے وہ جناب رئیس ملت
 و حامی شریعت تھے اور تلامذہ آباء کرام خود مستفید و مستفیض خدمت بابرکت میں
 رہتے تھے مدرسہ شاہی میں تمام اکابر مدرس تھے مثل حضرت حجۃ الاسلام مولانا
 سید احمد علی محمد آبادی شاگرد سید حضرت غفراناب رحمۃ اللہ حجۃ الاسلام مولانا
 سید حامد حسین صاحب مصنف عبقات الانوار حجۃ الاسلام مفتی میر عباس حق و انجیل کو
 سرکارِ جنت مکان محمد امجد علی شاہ بہادر شاہ اودھ سے خطاب فخر المکرمین متاخر العلماء
 و منصب ریاست مدرسین عطا ہوا اور سرکار سلطان العلماء و سید العلماء سے

ہوئے اور اس درجہ پر پہنچے جو درجہ رفیعہ
 رحمہ اللہ کی راہ کا خلاصہ { آپ کے جد و پدر اور عم بنو گوار کا تھا آپ ہم سب
 میں (بلائدہ حضرت سید العلماء سے مراد ہے) کم سن و فضل میں ہم سب پر مقدم
 تھے۔ (اور اقی الذہب) سید سند مجتہد معتبر فقیہ و محدث سلاطین کرام و ارث
 ائمہ علیہم السلام ممتاز العلماء ایدہ اللہ عنہا و آئندہ انفس مقدس کی سلامتی
 سے اسلام و مسلمانوں کی سلامتی ہو اور ہم ان کی دوری موجب استقامت شرع اور
 دین آپ کی دعا گوئی میرے لیے نیک ساعتوں میں سے ہے۔ اور میری عبادات
 میں سے آپ کی دعا گوئی بھی ایک عبادت ہے۔ آپ کی دعا گوئی ایسی عبادت ہے
 جس کے توسل سے میں خالق سموات سے توبہ کرتا ہوں اور یہ ایسی عبادت ہے
 جس کے ذریعہ سے میں اپنی تمام دعاؤں کی قبولیت خدا سے چاہتا ہوں اگر میں
 آپ کی دعا کو مقدم نہ کرتا تو زبان میری ہر دعا میں لکنت کرتی۔

(خلاصہ بعض مکتوبات)

نظم امر شیعہ وفات میں اون جناب کے جو کچھ فرمایا ہے بعض اشعار حسب ذیل ہیں	کے نیست از مایہ داران علم
کز و نقد دین را بگیرند و ام	سفر کرد سید محمد تقی
ز گلزار دنیا بدار اسلام	فقیہ غیب و حید
شد این خاندان را بر او اختتام	تفقه توجہ بفقہ و اصول
تفکر تہذیب و تہذیب	ز افطار عالم با و میرسد
مسائل رسائل حوالج مہام	بظاہر ضعیف و بیاطن قوی
عجب بین ضدین بود التیام	خدایش قلیل و عبادت کثیر
فنا در نظر در حضر انتظام	زبان در دہانش بہ ہنگام صبر
جو تیغ علی در میان نیام	

در ایام ماه محرم از او
 از او درس راجح پس از مدراس
 درین عصر هم میرسد از او
 بان بنیہ سست کا رش و رست
 بان خلق و انکسار کے داشت
 مدار انہی کرد در امر شرع
 چہ خوش گفت عیش کہ در حق تلخ
 ز کیتاے او دو تا کردہ پشت
 قدش چون کمان بود و آتش چو تیر
 دعا کردہ در حق ابوالمہش
 بدر گاہ حق شد دعا سحاب

عجب مجلس در عزائے امام
 بہ مسجد از او مجمع خاص و عام
 مساکین تیاے اراذل و کج کام
 بطبعش سلامت بحشمش سقام
 نمی ساخت با اغنیائے فحاش
 خشن بود و رام و نہی و کلام
 تو ہستی چو حیدر علیہ السلام
 بہ تعظیم او سروران عظام
 سلاحتش دعا و سیاحتش حسام
 کہ یارب تقشش بکن مثل نام
 کہ گردید در علم و تقوی تمام

(مجالس علویہ جلد اول مطبوعہ اثنا عشری پریس لکھنؤ مجلس ۷۵)

حجة الاسلام آقا سید ابوالقاسم طباطبائی
 کر بلائی رحمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ و ترجمہ
 حضرت فردوس مکان سے۔

سید علامہ امام فہامہ رئیس علماء ہندوستان
 متقی و پرہیزگار پاک و پاکیزہ ایسے جنہ
 جو چندہ و بر گزیدہ ہیں یعنی
 سید محمد تقی۔

حجة الاسلام سید احمد علی محمد آباوی کی
 رائے کا خلاصہ و سفر نامہ عراق۔
 حضرت سلطان العلماء کی رائے کا
 میرے سعید فرزند کیتاے روزگار خوش طبع
 و ظریف باظرافت پر کھنے والے طبیعت کے

سید بزرگ و مجتہد عظیم متاثر علماء و فاضلین
 سید محمد تقی ہمیشہ بہن انکی کترین۔

خلاصہ انتخاب از اجازہ
 صلاح و استقامت کے بازی لیجائے والے ذہن پاک و پرہیزگار صاف باطن
 درجہ اجتہاد پر فائز چو گان بازی مین

حضرت سید العلماء کی رائے میرے فرزند عزیز فاضل و بزرگ سر بیع الفہم
یکتائے زمانہ صاحب ذہن و ذکا و رائے صاحب

کا خلاصہ انتخاب از اجازہ روشن ضمیر صاحب طبع رسالتی و متقی سید محمد تقی
خداوندی عزت و شان میں اصلاح فرماوے اور منزلت و شان اوہی محفوظ رکھے
ترقی دے درجہ کمال پر نظر بدے بچا وے بتصدق محمد و آل محمد جو بہترین آل ہیں۔

حضرت شیخ الاسلام شیخ محمد حسن
میرے وہ فرزند جو اعلم و افضل سب سے

ہیں علم کے تناور دیوار کے پھل علم کے
پھلوں کا ذائقہ چکھنے والے آفتاب فضل کے

چمکدار سنہین کا نتیجہ و حاصل صاحب فہم
درخشندہ پرکھ لینے والی بصیرت کے

سید عالمی حسب و الانساب بڑے حصہ دار فضل و بزرگی کے ذہین بیٹے ذہین کی
خنکی چشم جناب سید محمد تقی ۔

۲۴ تاریخ ماہ صیام ۱۲۸۹ ہجری کو یہ بدر کامل فلک فقہ و اجتہاد سے غروب کر گیا
اور اپنے امام باڑہ واقع چوک لکھنؤ میں مدفون ہو اجنباب مفتی میر عباس صاحب
طاب ثراہ نے غزنی و فارسی بہت سی تاریخیں اور مرثیہ نظم فرمائے علاوہ دیگر
شعرا و باکمال کے چنانچہ غزنی تاریخ کا مادہ یہ ہے وی تہلیل صحت و اللہ
اذرکان الہدی جناب فردوس مکان رحمہ اللہ اسی بوستان اجتہاد کے
شجرہ پر ثمر تھے۔

باب دوم

سنہ ولادت بچپن کے حالات

اور جب اس کی پیرائی ہو
ہذا التقی المتقی ابن حسیننا
شمس الہدی کثر العلوم الملیک
لما تولد نجله ولاجله
قلبی بکستان الخلیل منضر
یا حسنه من هاتق نادى

ذی رتبہ ناسا بها وھم وشک
فضل لیس یطمع فیہ الناک ملک
سر الزمان مسرۃ کلا تد رک
فکانہ ملک ابن داود ملک
ایاہ مورخاومہینا نے لک

آپ کی ولادت پر آپ کی جد علام علیین مکان سید العلماء رحمہ اللہ نے آپ کی عقیقہ
کا نام سید محمد ابراہیم رکھا اور بادشاہ کو خبر ولادت دی شاہ مرحوم نے تہنیت
نامہ لکھا اور اسی روز سے مبلغ تیس روپیہ قلمدان کا مقرر فرمایا جو خزانہ شاہی
سے ملتا رہا اور بعد انتراع سلطنت برٹش گورنمنٹ سے بطور بخش حیاتی ملا کیا۔

وہ جناب صغرسن سے ضعیف و ناتوان و مریض تھے
بچپن سے بیماری اکثر اطبا سے حاذق تپ لازم تجویز کرتے رہے آپ کی
دائمی علالت کی وجہ سے فوق العادہ احتیاط غذا میں ملوثی تھی ہمیشہ کانٹے
میں تول کر تولیون غذا ملتی تھی۔ گرمی میں آب تازہ اور سردی میں آب نیم گرم بعد
غذا دیا جاتا تھا دیگر اوقات میں صرف عرقیات مثل گاؤزبان و عنب الثعلب
و بادیان حسب مصلحت وقت حالت تشنگی میں پیتے تھے فواکہ و بقولات
کبھی کاپے کو نوش کئے تھے آخر عمر تک جو ہمارا مشاہدہ ہے یہی احتیاط رہی
متصل کھانسی اور ہمیشہ تپ میں گذری جس عہد میں جس طبیب نے دیکھا
دق و سل تجویز کی۔

تقلیل غذا { صرف و نمین دو مرتبہ آپ غذا نوش فرماتے تھے فواکہ
و بقولات کے ذائقہ سے بھی شاید آپ آشنا نہوں
ایک معمولی نان پاؤ کے توں آگ پر گرم کیے ہوئے برشتہ دو یا تین ایک

مضر صحت بھی نہ تھا اور موافق طبیعت تھا۔ یہی مقدار غذا ماہ صیام میں صرف
وقت افطار نوش کرتے تھے اور سحر وغیرہ مطلق نوش نہ کرتے تھے۔ پانی غذا کے
بعد اور درمیان میں عرق پیاس کے وقت اور صرف بعد غذا ایک گلو ری پان
نوش فرماتے تھے البتہ حقہ چند مرتبہ نوش فرماتے تھے۔

طفلی کے عادات { اپنی دائمی بیماری سے نہایت ضدی اور بد مزاج
رہتے تھے آپ کے پدر بزرگوار اپنے ضدی فرزند کو
کاغذ و قلم دوات سے بہلاتے تھے اور جب کھانے کی ضد کرتے تھے تو بیکے
میوہ اور مٹھائی کے رب السوس یا عناب دیکر بہلاتے تھے اور کبھی ایک
بڑی قاب پر سینک سے شربت انار یا آلو بخارا یا بنفشہ و عناب کے نقطہ دیتے
تھے اور ایک ایک نقطہ چاٹنے کا حکم ہوتا تھا۔

امور و لعب کی { مثل دیگر اطفال کے دور دھوپ کھیل کود سے
آپ کو ہمیشہ نفرت تھی چہرہ سے فکر مندی اور تدبیر کے
عادات نہ تھی { آثار ہویدا تھے زاید خاموش رہتے اور بقدر ضرورت
مختصر کلام بہت آہستہ رک رک کر فرماتے تھے کسی معمولی بات کا جواب
بھی فوراً نہ دیتے تھے تھوڑے سکوت و وقفہ سے جواب دیتے تھے بہت کم
ہستے تھے اور کبھی بجز مسکراہٹ قہقہہ زنی نہیں کی چلنے پھرنے سے زاید
ایک مقام پر بیٹھ رہنے کی بجز عادت تھی مزاح و مسخرے خلقی نفرت تھی۔
غیرت و عالی ہمتی و استقلال و جرات و فکر بلند و ذہانت خداداد آپ کی
اس وقت تک ضرب المثل ہے۔

تحصیل علم { باوجود دائمی بیماری و ضعف و نقاحت کے جس وقت
سے زبان اچھی طرح کھلی پانچ سال کی عمر ہوئی قرآن مجید

جو اسم باسمی اور معقولات و ریاضیات میں مشہور آفاق تھے چند ہی سال کے
بعد تعلیم خود والد ماجد نے اپنے سے متعلق کر لی تھی۔

حکایت { جناب مولوی سید سبط حسن صاحب قبلہ مولوی فاضل
ولما فاضل و ممتاز الافاضل اپنے جد بزرگوار فقیہ مومنین
فخر الزمان مولانا السید علی حسن صاحب جائسی رحمہ اللہ کی زبانی ناقل ہیں
ایک روز میں خدمت جناب ممتاز العلماء میں حاضر تھا وہ جناب اپنے فرزند کی
تعلیم میں مشغول تھے کسی غلطی پر ناراض ہو کر کان کی لو کو اس زور سے دبا یا
کہ معلوم ہوتا تھا خون ٹپک پڑے گا میں نے عرض کی اللہ اکبر یہ محبت والفت
کہ سرد گرم ہو اسے حفاظت کیجاتی ہے اور ہر غذا میں احتیاط ہوتی ہے۔

اور یا تادیب و نمرائیں یہ شدت تعجب ہے ان جمع اضداد پر۔ آپ نے فرمایا
وہ بھی کمال محبت سے اور یہ بھی افراط محبت سے ہے غذا کی احتیاط بھی
بغرض بقا و حیات ہے اور تعلیم میں تادیب و شدت بھی بغرض تکمیل و حیات
ہے ہم کو محبت عقلی ہے نہ کہ حب حیوانی بقا انکا محض علم و دین کے لئے مطلوب ہے

تکمیل علم { جہی تو وہ جناب باوجود بیماری و ضعف و نفاہت سولہ
سال کی عمر میں فاضل کامل تھے جو تائید غیبی اور برکت
و عا کے حضرت غفرانکاب و نصرت امام عصر عجل اللہ فرجہ تھی۔

تمام علوم عقلیہ و نقلیہ خدمت والد بزرگوار میں تحصیل فرمائی سولہ سال کی
عمر میں آپ مسجد شاہی حسین آباد مبارک میں نماز جماعت مغربین
پڑھاتے تھے۔

قوت حافظہ مرحوم آقا حکیم اکرام رضا صاحب کہ ثقات مومنین
و اہل علم سے اور معارفین لکھنؤ سے تھے خود

بتا دیتے تھے حالانکہ مطالعہ بجا صرف اس قدر فرماتے تھے کہ ہر روز جمعہ حبسیت
تک موزن اذان میں مسجد پر مشغول ہوتا تھا آپ بجا کا مطالعہ فرماتے
تھے یا فلس پر ملاقات احباب کے واسطے جب جاتے تھے تو بجا کی کوئی
جلد ہاتھ میں ہوتی تھی اور راہ میں ملاحظہ فرماتے تھے۔

حکایت { مینے فن ہندسہ میں کچھ پڑھا تھا اور شرح چغنی شروع کر دی
ایک روز خدمت بابرکت حجتہ الاسلامت حضرت عم نامدار
مولانا سید ابوالحسن معروف بجناب ابو صاحب طاب ثراہ میں حاضر ہوا
اوجناب نے دریافت فرمایا کیا پڑھتے ہو کمترین نے عرض کی شرح چغنی
کا نام سن کر فرمایا تمہیں ہندسہ میں بھی کچھ پڑھا ہے مین نے عرض کی نہیں
فرمایا سمجھنے اور تمہارے والد ماجد مرحوم نے خدمت جناب جنت مآب ممتاز العلما
میں اول مقالات اقلیدس پڑھی پھر شرح چغنی شروع کی گویا ہدایت تھی
کہ ترتیب تعلیم غلط ہے پہلے اقلیدس پڑھنا چاہیے۔

درس و تدریس { حیات والد ماجد میں آپ درس و تدریس
فرماتے تھے اور باوجود ضعف و نقاحت
تصنیف و تالیف و نثار و موعظہ میں مشغول رہتے تھے۔

چنانچہ اسی زمانہ میں چند حضرات موجودین اطال اللہ بقائہم آپ سے
تلمذ رکھتے تھے اور تحصیل علم کرتے تھے۔

(۱) ارسطو فطرت بقراط حکمت جناب حکیم مرزا محمد تقی صاحب ایدہ اللہ
(۲) حکیم حاذق طبیب فایق جناب حکیم سید رضا حسین صاحب دہت
معالیہ۔

پروفیسر کریمین کلج لکھنؤ۔

چنانچہ جناب مدوح ایک خط میں احقر کو تحریر فرماتے ہیں۔

نقل مکتوب { **بسمجہانہ تعلیٰ**۔ دفتر الحکم گولانج لکھنؤ ۳۰ جنوری ۱۳۲۲ء
بخدمت والا درجت عالم جلیل فاضل نبیل عمدۃ المحققین
افقہ المتفقیین شرف المتکلمین فخر المتاملین مولانا وسیدنا السید السند السید
احمد صاحب قبلہ مجتہد العصر دام اللہ برکاتہ۔

دامت معالیکم۔ بعد ابدائے ہدیہ وسلام معروض خدمت آنکہ اجہر اسے
حمایت الاسلام بتوسط عالیجناب حکیم مولوی ممتاز حسین صاحب دفتر ذیلین
موصول ہوئے اور اذل خلق اللہ کی نظر سے گزرے واقعی یہ کام بہت عظیم
ہے۔ اور الحکم کی تائید و توسیع و توثیق کرتا ہے کیونکہ الحکم ان جملہ کتب رسائل
جو حمایت الاسلام صیانت شریعت خیر الانام و مناقب و فضائل ائمہ کرام میں
لکھی جاوین یا چھاپنی جائیں دنیا میں پھیلانے اور اشاعت کرنے کا ذریعہ والہ
ہے۔ خصوصاً آپ کے خاندان اور بالخصوص آپ کی ذات والا صفات کے ساتھ
توسل و تقرب کا مدعی ہے کیونکہ سب سے پہلے والد ماجد مرحوم نے ہم کو آپ کے
جد امجد اعلیٰ اللہ مقامہ کی خدمت میں واسطے استفادہ کے معرفت میر نواب
صاحب مرحوم زائر حرمین شریفین و عتبات عالیات جو میرے والد مرحوم کے
خالص دوست تھے اور آپ کے جد امجد کے مقربین میں سے تھے والد مرحوم
اوس زمانہ میں مرض الموت میں مبتلا تھے آپ کے جد امجد نے مجھ کو آپ کے
والد ماجد اعلیٰ اللہ درجۃ کے سپرد کیا اون حضرت نے مجھ کو معالم الاصول
پڑھانے کی ہدایت کی اور خود پڑھانا شروع کیا انتہی موضع الحاجت۔
مرجعیت انام کے عہد والد ماجد میں آپ مرجع انام ہو گئے چنانچہ آپ کے

صاحب تاجر کہ خود بعد میرے نور چشم مذکور سے اپنی وصیت کو متعلق کر گئے ہیں
اوسمین نور چشم کو نافذ کرنا وصیت میرزا قمر صاحب مرحوم کا لازم ہے ۔

اعتماد جناب { آپ نے رسالہ یواقت الدردی الثامیل و لہو
تصنیف فرما کر خدمت جناب والدین پیش کیا اور

جنت مابہ رحمہ { طالب اجازہ ہوئے اور جناب نے بسبب احتیاط انکا

فرمایا میں نے کسیکو اجازہ نہیں دیا اور نہ تھو دوں گا کسی دوسرے سے

عراق میں رجوع کرو مجبور ہو کر اپنے سکوت کیا اور نماز جماعت و درس

تدریس و عظ و تصنیف میں مشغول رہے لیکن آپ کے والد ماجد نے اپنے

لائق فرزند کو اگرچہ اجازہ نہیں لکھا باوجود اسکے ایک وصیت نامہ ۲۴

ذیحجہ ۱۲۸۵ ہجری مطابق ۷۔ اپریل ۱۸۶۹ء تحریر فرما کر حبسری کرادیا جسپر

فرماتے ہیں ۔ پہلا امر یہ ہے کہ مہجۃ الفواد و الفائز بدرجۃ الممالک الرشا

سید محمد ابراہیم سلمہ اللہ الکریم کو کہ ارشد و اکمل سب میری اولاد میں

میں قائم مقام اور ولیعہد اپنا کر دانا

اپنے فرزند کے کمال و رشد کی تصدیق کے ساتھ تمام امور حسبہ شرعیہ کو

آپ کے سپرد کیا اور اپنی رائے پر صرف کرنے کا اختیار دیا جو صریح دلیل

اور جناب کے اجتہاد کی ہے اور تصدیق ہے اونکے مرتبہ کمالیہ اجتہادیہ کی

کیونکہ امور اجتہادیہ بجز مجتہد کوئی بھی اپنی رائے پر نہیں کر سکتا چنانچہ اوس

وصیت نامہ میں فرماتے ہیں ۔ اور جو چیزیں میری تولیت میں ہیں مثل

امام باڑہ میرزا قمر صاحب تاجر مرحوم اور دینیات و فقیہ اونکے اور دو کانات

مسجد تحسین علیخان کہ جسکا فرمان شاہی میرے نام سے معاف ہے تولیت

ان سب میرے بعد نور چشم مذکور سے متعلقہ کیلئے ہیں کہ ایہ دو کانات

بزرگوار کے تھے۔

صد مہ مفارقت { آپکی والدہ ماجدہ کا انتقال ۱۲۸۲ھ ہجری میں ہوا
اور بزرگ کا سایہ اٹھ جانے سے آپ کمال
والدہ ماجدہ { محزون و غموں رہتے تھے مادہ تاریخ وفات
مرحومہ کا یہ ہے۔

سہ مکیں گلشن جنت شدہ۔

اون معظمت کی وفات سے بعض دوسرے بھائی بہنوں مختلف البطن کو اظہار
حسد کے موقع ملے اور چندے بعض اندرونی حسد مابت و تکالیف
پہونچتے رہے۔

صد مہ مفارقت { دفعتاً سایہ عاطفت والدہ ماجدہ حضرت ممتاز اعلیٰ
ہر سے اٹھا اور ربیع الثانی ۱۲۸۴ھ ۲ ماہ رمضان
والدہ ماجدہ { مبارک ۱۲۸۵ھ ہجری کو وفات حسرت آیات
ہوئی آپ بے یار و مددگار ہو گئے اعدائے خاندان کو کینہ دیرینہ نکالنے
کا موقع ملا چار جانب سے دشمنوں کا ہجوم ابھی نقش بھی اڑھنے نہ پائی
تھی کہ لوگ ریاست علیہ کے اپنی طرف منتقل کرنے پر متوجہ ہو گئے لیکن
وہ جناب اپنے سید و مولاد آقا امیر المومنین روحی لہ الفداء کی تاسی
میں مفاد و مصداق اس شعر کا تھے
امامیکہ بعد وفات ہمیشہ خلافت گزار دجا تم نشیند

باب ۳

واقعات بعد وفات جناب جنت مآب

اس شروع ہوئی اور جناب نے خاموشی اختیار کی اور
تاہوت اوٹھایا دریا سے گومتی پر غسل کے واسطے لے چلے اب تک مشہور ہے
یہ بات کہ اس قدر جمعیت مشایعت جنازہ میں تھی کہ کسی جنازہ میں عہد شاہی
سے بادشاہ و وزیر و علماء و مجتہدین کے کسی نے نہیں دیکھی۔

حکایت { عمدۃ الزکریٰ زبدۃ العارفین جناب مولوی سید جواد
صاحب الملقب بالاجاری دام مجدد اور عمدۃ القراء
یعقوب علیخان صاحب نصرت اور عمدۃ الشعراء جناب سید عباس حسن
صاحب فصاحت و نیز متواتر مشہور ہے کہ ہم لوگ بٹریک مشایعت تھے
ایسی جمعیت کبھی نہ دیکھی تھی نفش جو وقت دو لکڑی سے اوٹھی عقب مسجد
تحسین علیخان واقع چوک سے دریا سے گومتی تک باوجود اس بعد فصل کے
دوش بدوش آدمی تھے جس کثرت و اثر و عام کو اور جناب کے مرثیہ میں جناب
مفتی میر عباس صاحب نور ضریحہ نظما فرماتے ہیں یہ

وے نفش اور اچو برداشتند عیان شد عجب کثرت و اثر و عام
بعد فراغ غسل دریا سے نفش امام باڑہ کو چلی متصل گولدر وازہ میدان
وسیع مقابلمان اب و کٹور یہ پارک تعمیر ہے حضرات کی رہے ہوئی نماز
جنازہ اس میدان میں ہو کیونکہ یہ مجمع کسی امام باڑہ یا مسجد میں داخل نہیں
ہو سکتا نماز کے بعد مجمع کچھ کم ہو جاوے گا جناب فردوس مکان کو اسے
پسند آئی نفش اسی میدان میں رکھ دی گئی خود فردوس مکان جمعیت سے
دور علیحدہ گریبان زمین پر بیٹھ گئے صدر الواعظین جناب مولوی محمد شاہ
صاحب مرحوم و بعض رئیس حاضر خدمت ہرے عرض کی چائے نماز پڑھائی
حضرت فردوس مکان باہمی اوسے نزاع کو سنے ہوئے تھے کہ نماز جنازہ

سید احمد علی صاحب محمد آبادی علمائے موجودین ہندوستان میں بزرگ
 سنا اور ہمارے جدِ اعلیٰ حضرت غفر انہماک کے شاگرد رشید میں بہتر ہے کہ وہ
 جناب نماز پڑھاویں لوگوں نے اس مجمع میں اونکی خدمت میں عرض کیا
 سنتے ہی جناب فردوس مکان کے پاس تشریف لائے گلے لگ کر بیحد
 روئے باضرار تمام جناب فردوس مکان کو قریب تابوت لائے اور مقدم
 کفر کیا خود پشت سر کھڑے ہو کر نماز باقتدا پڑھی اعلان کیا گیا نماز جب نہ
 جناب فردوس مکان پڑھاویں گے تمام مجمع نے نماز پڑھی اور پھر اختلافی
 کوششیں حضرات کی کارگرنہ ہوئیں حاسدین خاندان بے نیل مرام
 مکانوں پر واپس آئے۔

واقعہ ۲ { دوسرے روز جمعہ کا دن تھا نماز جمعہ ماہ صیام کی مسجد
 تحسین علیخان پر جس جمعیت سے ہوتی تھی دیکھنے والے
 اب بھی موجودین بیٹریان اور چھت پر مسجد کے مجمع ہوتا تھا جسکی طرف
 جناب مفتی میرعباس صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرثیہ میں اون جناب کے اشارہ
 فرماتے ہیں ۔

از او درس راج پس از اندر اس بمسجد از او مجمع حناص و عام
 اتنی جمعیت سے لکھنؤ میں کوی نماز نہ ہوتی تھی تمام علماء و فضلا شریک
 جماعت ہوتے تھے جو ایک مرتبہ اس مقام پر نماز پڑھا دی پس وہ مرجع خلافت
 بنجاوے۔ در اندازون کو سوچھی کم از کم یہی موقع ہا تھا آجاوے۔
 جناب فردوس مکان کے علم و فضل میں قدح شروع ہو گئی کوئی اونکے
 صغیر کو پیش کرنے لگا جب ناکام ہوئے اور اپنی کوئی صورت نظر نہ آئی
 تو حضرت مغفرت مآب ملک العلماء جناب سید نبیرہ حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ
 کو پیش کیا۔

چراغی را کہ ایزد بر سر و زو کسے گرفت ز ندر ریشش بسوزد
جناب مولانا سید احمد علی صاحب طاب ثراہ کو ان مفسدہ پر دانی یونہی
جب خبر ملی خود مکان پر تشریف لائے اور جناب فردوس مکان کو مجبور کر کے
مسجد پر ہمراہ لائے اور دیگر علمائے نامدار سر آمد فضلہ روزگار مثل فقیہ باذل
جناب مولانا سید محمد حسین فضل فیض آبادی سید المتکلمین جناب حامد حسین صاحب
قبلہ فقیہ مومتن جناب مولانا سید علی حسن جالسی فخر المتکلمین جناب علامہ سید
غلام حسنین صاحب کفتوری فخر العلماء جناب مولانا سید علی نقی صاحب عدۃ
العلماء جناب مولانا سید حمید رفاہی صاحب سید الوعظین جناب مولانا سید
سید علی صاحب رئیس الوعظین جناب میر محمد شاہ صاحب طاب ثراہم
تشریف فرما تھے سب نے جناب فردوس مکان کو مصطفیٰ پر کھڑا کیا اور نماز جمعہ
پڑھانے پر مجبور کیا۔ جناب علامہ کفتوری مولانا سید غلام حسنین صاحب
احقر کو اپنے ایک خط میں اس قضیہ نامرضیہ کو تحریر فرماتے ہیں جسکی تفصیل مناسبتاً
نہیں بعض الفاظ نقل کرتا ہوں۔

اذ حکرواموتیکم بخیر او بخیرات سے خدا در گذر کرے۔
وہ عزیز برادریم مولوی حامد حسین صاحب اعلیٰ اللہ درجاتہ نے جب
میری حاضری کی خبر منگوئی تب آئے اور نماز جمعہ و عصر دو بون آپکے والد
ماجد برد اللہ مضجوع نے پڑھائی تاکہ جب ایسے ایسے اکابر علمائے شریعت جماعت
کی توسب کی ہمت ٹوٹ گئی اور پھر دوسری شکست حاسدوں نے
اوشعائی نعر من نشاء و تذلل من نشاء بیدہ الخیر۔

واقعہ یہ علم تصدیق کرتا کہ زمانہ وفات حضرت مایہ بین سید

ہوئی اور جناب کا اعتبار و اثر جس قدر لکھنؤ پر تھا محتاج بیان نہیں اور من مقرر
 مآب کو جب معلوم ہوا کہ جناب جنت مآب کی وفات ہوئی اور بعض تلامذہ
 خاندان اجتہاد پر سر مقابلہ فردوس مکان میں اپنے اوس مجمع میں بیٹھا و عین
 شہر کے جوہر وقت عیادت و بیمار داری کے واسطے حاضر رہتا تھا فرمایا
 افسوس فقہ ہندوستان سے اوٹھ گئی جناب ممتاز العلماء کا انتقال ہوا لیکن
 اونکے فرزند سید محمد ابراہیم صاحب کی قابلیت علمی سے میں واقف ہوں
 اونکی خاموشی و کم سخنئی نے لوگوں کو حیرات دلائی اگر میں زندہ ہوتا تو ان سب کو
 معلوم ہو جاوے گا کہ یہ صاحبزادے کیسی ہیں اے اس ارشاد کی جس کے
 سننے والے اب بھی اکثر ثقات مومنین ماشاء اللہ موجود ہیں اطلال اللہ
 بقائہم۔ اس واقعہ سے بھی لوگوں کی ہمت پست ہو گئی۔

واقعہ ۴ { روز سوم جناب جنت مآب امام باڑہ مرحوم میں تمام رؤسا
 شہر و علماء مومنین کا ارادہ عام تھا قبل شروع مجلس
 قائم مقامی { منجانب شاہزادگان فردوس مکان کو قائم مقام و
 ولیعهد اور جناب کا کیا گیا اور اسٹارٹ انڈیا پرنس مرزا محسن الدولہ بہادر
 مرحوم نے خلعت تعزیت دیا رؤسا و شاہزادگان کی مرجعیت نے حاسدوں کی
 رہی سہی ہمت کو اور توڑ دیا۔

واقعہ ۵ { جناب فردوس مکان نے جب مخالفت کا طوفان
 روز بروز بڑھتے دیکھا اور علم و قابلیت میں قدر
 دستخط مسائل { زور شور سے شروع دیکھی۔ اوس وقت علماء
 موجودین لکھنؤ کو تکبر برین بھیجیں۔ آپ حضرات مجھ کو مجتہد اور قابل فتویٰ
 دینے کے سمجھتے ہیں یا نہیں مانا جو حضرات مخالفت پر آمادہ تھے اوہوں نے
 سکوت کیا اور نہ جواب نہ دیا باقی نے تسلیم کیا اور نہ انکار کیا۔

میں اس واقعہ کی نسبت اشارہ فرماتے ہیں : افسوس ہے کہ میرے پاس
 اس وقت سوانح عمری نہیں ہے ورنہ کیفیت دستخط استفتا جو ۲۰ یوم تک
 آپ کے والد ماجد مرحوم نے اجازت اہل خیرت پر ملتوی کی تھی اوسکو لکھتا کہ جو
 بڑی بھاری سند ہے جس میں چند علمائے مجتہد و قابل افتاء تسلیم کیا ہے
 پیہم ایسے واقعات نے مخالفین کی کمر ہمت توڑ دی آپ نے یہ بھی اختیار فرمایا
 کہ مختلف مواقع پر خود نماز جمعہ نہ پڑھاتے تھے بلکہ کبھی فضل الناس جناب
 مفتی میر عباس صاحب طاب ثراہ کو اور کبھی جناب عم معظم جناب میر آغا صاحب
 قبلہ طاب ثراہ کو مسجد تحسین پر نماز جمعہ پڑھانے کیواسطے اکھٹے تھے زمانہ چہلم
 جناب جنت مآب اسی مخالفت میں گٹا بعد چہلم فوراً فردوس مکان
 حج بیت اللہ کیواسطے روانہ ہوئے مراجعت پر بہت کچھ فتنہ خوابیدہ ہو چکے
 تھے اس زمانہ میں اپنا نائب و قائم مقام جناب عم نامدار عماد العلماء
 حضرت سید مصطفیٰ المعروف جناب میر آغا صاحب قبلہ طاب ثراہ کو کیا تھا
 وہی جناب دستخط مسائل و نماز جماعت وغیرہ پڑھاتے تھے۔

باب ۳

اجازت و علماء کی رائیں

واقعہ حصول عہد کرامت مجدد جناب جنت مآب میں رسالہ
 یوائت الدرر فی التماثل والصور حرمت
 اجازات نقدیر کشی میں استدلالی اور جناب نے لکھا
 اور والد بزرگوار کی خدمت میں بغرض اجازہ پیش کیا اور جناب نے
 فرمایا :

مرحوم رئیس لکھنؤ عازم سفر عراق ہوئے اپنے کتاب مذکور موصوفہ کے سپرد کی
تاکہ حضرات علمائے عراق کی خدمت میں پیش کر کے اجازت حاصل کریں اور خیر
اونھیں مخالفین خاندان کو ملی فوراً ایک استشہاد مخصوص لوگوں کا بنا کر اسی
قافلہ والوں میں سے ایک شخص کے ہمراہ روانہ عراق کیا جسکا مضمون یہ تھا
کہ وہ سید محمد ابراہیم صاحب نہایت مسن اور بے علم ہیں یہ رسالہ اون کے
والد ماجد کی تصنیف ہے کیا بتائیں کہ کس کس نے اس پر دستخط کئے مدعیان
زہد و تقویٰ علم و اجتہاد پر نازان خاندان اجتہاد کے فدائی قصیدہ خوانی
و مدح سرائی میں جنکی ہمیشہ عمر بسر ہوئی بعض حضرات علماء و مومنین اون سے
واقف ہیں خصوصاً جناب علامہ کنتوری اید اللہ تعالیٰ عنہ مختصر یہ رسالہ عراق پہونچا۔
نواب صاحب موصوفہ مرحوم ناقل تھے جسوقت وہ رسالہ خدمت حجتہ
الاسلام جناب شیخ زین العابدین رحمہ اللہ میں پیش کش ہوا اور جناب نے
ساتھی استشہاد نمجھ کو دکھایا میں حیرت زدہ رہ گیا میرے ہی قافلہ میں ایک
صاحب اسطر حصے مخفی لیکے کہ مطلق مجھ کو خبر نہ ہوئی استشہاد دیکھا کہ مجھ سے
جواب طلب ہوا نتیجہ کیا جواب دوں۔ عرض کیا یہ فعل دشمنوں کا ہے
میں خوب جانتا ہوں کم سنی میں اور جناب کے شک نہیں لیکن یہ خدا و
فضل اون کی تصنیف و تحریر سے واضح ہے اب رہا یہ کہ تصنیف جناب
ممتاز العلماء کی ہے اسکا جواب یہ ہے کہ تصانیف جناب ممتاز العلماء
اگر خدمت میں موجود ہوں تو مطابق کیا جاوے طریق استدلال و اسلوب
پوشیدہ نہیں رہ سکتا یہ جواب پسند آیا تصانیف موجودہ جناب ممتاز العلماء
سے مقابلہ کیا گیا فوراً اون نقاد نظروں نے پہچان لیا کہ واقعی عداوت
برپا ہے علم و تقدس و زہد ظاہری مہر کنندگان کا سب پر واضح ہو گیا

مفصل و مبسوط اجازہ حاصل ہوئے۔ جو کہ مراجعت عراق کے بعد خدمت فردوس
مکان میں پیش کش کی گئی اور حکایت استشہاد بھی اور جناب کی خدمت میں
لفظ کی وہ اجازات اسی زمانہ میں طبع کی گئی۔

جناب فردوس مکان سے جب واقعہ استشہاد دستِ پیچہ قلابی ہوا آخر سکوت کب تک
اس شخص الہی کا جواب کب تک نہ دین بعض کتب فقہ پر اولیٰ بزرگ کے چند
اختراعی لکھ کر صبح ایک رقعہ روانہ فرمائی جس کا ماحصل یہ تھا کہ کتاب ”پراقت“
میرے نام سے موسوم کر کے حضرت ممتاز العلماء نے تصنیف فرمادی بھلا آپ کی
فلان تصنیف میں یہ شبہہ بین بہتر ہے کہ آپ جو اب لکھیں اور معلوم فرماویں
کہ میں نے کتنی تحصیل علم کی ہے۔

جب وہ اہل اصناف شام رقعہ روانہ جناب مغفرت اب کی خدمت میں پہنچے خود
تشریف لائے سبب تحریر رقعہ دریافت کیا فردوس مکان نے قصہ استشہاد
اور ہر بیان کیا یہ سن کر خاموش ہو گئے کہ واقعہ کھل گیا معذرت شروع کی
اور فرمایا چند لقاات مونسین نے مجھ سے بقسم بیان کیا کہ آپ نے تکمیل
و تحصیل نہیں فرمائی اونکے اعتبار پر میں نے دستخط و مهر کر دی جناب فردوس
مکان نے فرمایا میں بھی زندہ اور آپ بھی زندہ ایک ہی شہر کے رہنے والے
کیا تحریر و تقریر سے آپ خود دریافت نہ کر سکتے تھے ادا علی تلذذ خاندان
و اظہار اخلاص و ارادت سب سے زائد آپ کو ہی مختصر بعد شکوہ و شکایت
و عذر و معذرت رفع و گذشت ہوئی اللھم اغفر واسرحم و تجا ورا
عنا و عنھم۔

شیخ الاسلام جناب شیخ زین العابدینؑ اون لوگون میں سے جنھوں نے
رحمہ اللہ کی رائے ملخص از اجازہ کو دوڑایا اور صاحبان افتخار کے

والے والے اپنے فضل میں بڑے متورع سردار کریم و شریف و شجاع و پرہیزگار
 علم و فہم و زکاوت و سعادت غیچہ گلستان بزرگی و بیع و حسن و سیادت
 پاکیزہ اخلاق مستقیم الراے صاحب آداب یکتاے روزگار قلب سلیم رکھنے والے
 خلق عظیم کے، الگ مستحق تمام نیک تعظیموں کے اور اعلیٰ بزرگ داشتوں کے
 خلیل الفقہاء سید العلماء جناب مولانا سید حاجی محمد ابراہیم ہمیشہ خدا اپنی توفیقاً
 سے موفق رکھے اور اپنی چشم رحمت میں اونکو ملحوظ رکھے۔ مجھکو اور جناب کی
 رفعت شان و علو مکان اونکے بعض مصنفات فقہیہ کے دیکھنے سے معلوم ہو
 جو کتاب مسائل مہم پر مشتمل ہے اور حسن وجود طبع میں مونی ہے وہ کتاب
 الفاظ مشککہ اور معانی دقیقہ اور استدلال عمیق پر مشتمل ہے بعض جمع اقوال
 و تحریر الفاظ نہیں ہے وہ کتاب آپکے فہم صاحب اور فکر و خشنود اور طبع
 روشن و قوت قدسیہ اور کمالات انسانیہ کی روح اور ملک فائزہ
 اجتہاد یہ کی انتہا ہے دلیل ہے۔ آپکو علم فروع و اصول میں کافی حصہ
 حاصل ہو گیا ہے اور فنون سمعیہ منقول و منقول میں چھلکتا ہوا جام مل گیا
 ہے۔ اور ایسا کیونکر نہ ہو آپ کے اس فضل و کمال پر کیون متعجب ہوں یا اس
 شجرہ طیبہ سے ہیں جسکے علم و فضل کی شاخیں عالم میں پھیلی ہوئی ہیں۔
 اور چھائی ہوئی ہیں شاخیں علم و سخاوت کی تمام دنیا میں۔ آپ اس
 قصر عالیشان کے رہنے والے ہیں میں اباب فضائل و فوائد خیمہ زن ہو
 ہیں اور جو قصر پناہ گاہ ہے مسافران علم کا جو فضل و شرف کے بعد اگر پناہ لیتے
 ہیں۔ اگر آپکے آباے کرام و اجداد فحاش نہ ہوتے تو ہند میں دین کا درخت
 سرسبز و شاداب نہ ہوتا اور خیمہ اسلام بے ستون نصب نہ ہو سکتا۔ اس
 بنا پر اور جناب پر ہنسنا وار ہے کہ حمد خدا کے برتر بجالاویں اسلیے کہ خدا نے
 اونکو یہ مناقب و فضائل عطا کیے اور یہ خصائص اور شرف کرامت

حجۃ الاسلام آقا السید ابوالقاسم

طباطبائی کر بلانی کی رائے

ملخص از اجازہ

میرے پاس بعض رسائل مصنفہ
ومقالات مولفہ عمل صور مجسمہ میں
پہنچے وہ رسالہ باوجود اختصار
الفاظ وسلاست معانی کے
شامل ہے تحقیقات فالیقہ اور نتیجتاً

رایقہ پر لطیف نکات و خفی اشارات پر جن نکات پر لوگ مطلع بھی نہیں
ہو سکتے یہ جانی کہ کل پر مگر وہی لوگ جو صاحبان ملکہ قدسیہ و مہبت عظمیٰ
ربانیہ ہوں مجھ کو قسم ہے خدا کی یہ رسالہ فقہ میں کتاب مبین ہے اس کتاب کے
دیکھنے والے علماء کے دلوں کو تقویت ہوتی ہے اور موجب خفا چشم ہے طالبان
بیسرت کے لئے جسکے دیکھنے سے حاسد و دشمن دلی بیماری میں گرفتار
ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب کے دیکھنے سے مجھ پر واجب ہوا کہ مصنف کتاب کے
واسطے مسند بچاؤں اور بندگان الہی کی گردنوں میں اور بجناب کے اقوال
کا طوق و گردن بند پہناؤں۔ اس کتاب کے دیکھنے سے مجھ کو تحیر و تعجب ہوا
وہ ایسے عالم ہیں جنکا مثل نہ پیشتر تھا نہ مابعد۔ یہ رسالہ تصنیف اس بزرگ
کی ہے جس نے اللہ و نمایائی گود میں علم کی اور دودھ پیاسینتر فہم سے صغیر سن میں
اپنے آباء کرام کی زبانوں سے علم لیا اور پڑھ کر اپنے اجداد فخام کے کتب سے
اجتہاد کیا وہ کون بزرگ ہے فاضل الہی عالم ربانی صاحب جسم نورانی
خلاصہ علماء اعظم اور نتیجہ افاضل افانم سابقین میں برگزیدہ و چندہ اور
قابل اقتداء و پیروی بعد والوں کے لیے عالم باعمل اور فاضل فرق کرنے
والے حق و باطل کے دلائل احکام کا استخراج کرنے والے جناب سید کرم
و آقا علیم سید محمد ابراہیم دام بقا و فرزند و بلند سید علامہ امام فہامہ رئیس

یہ ہیں امام و پیغمبر و ان کے بعد
 المسلمین صلی اللہ علیہ وآلہ کے اور پھیلانے والے علیم المہ طاہرین کے وہ
 ایسے کے فرزند ہیں جو علماء کا کعبہ ہیں اور فضلاء کا قبلہ ہیں زاید و ن کامر شہ
 روشن دل و نکی پناہ گاہ ہیں قوام سب و ملت ہیں ہر بدی سے منزہ و پاک امیر
 سید حسین فرزند سید بزرگان رئیس مردمان مٹی و نیکار پرستار اسلام کا دگار
 جناب امیر سید دلدار علی ڈھانپ لے او نکو خدا اپنی رحمت میں اور حشر کرے
 او نکا او ن کے اجداد کے ساتھ اور او نکو اسلام و مسلمین کی طرف سے بہترین جزا دے
 جو او ن سے پیشتر کے علماء کو دینے والا ہے۔

شیخ موتمن آقا شیخ حسن

خلف مرہم حجۃ الاسلام

شیخ اسد اللہ کاظمینی

رحمہ اللہ کی رائے

ملخص از اجازہ

اون لوگوں میں جنہوں نے طلب علم میں
 کوشش کی اور تحصیل مطلب میں سعی کی
 علم و عمل پر فائز ہوئے تھے طریق پر
 اور علم و عمل کی وجہ سے جسے شرف
 او نکو حاصل ہوا جیسا کہ کسی شرف
 او نکو حاصل تھا شاخ میں شجرہ رسالت
 کی اور پھل میں درخت شجاعت کے
 درخشاں و جاندار اور فاضل ماہر اور

بصیر ذی عقل ہیں عمدہ تحریر لکھنے والے جنکی ذات میں تمام فضائل جمع ہیں
 منبع ہیں تمام فضیلتوں کے اور تمام فضلاء سے بہتر ہیں استنباط و استخراج احکام
 مشکل کرتے ہیں دلیلوں سے متاخرین علماء میں آپ چندہ ہیں علماء
 اولین میں آپ برگزیدہ ہیں ہمیشہ علماء کا آپ نتیجہ ہیں خلاصہ مجتہدین
 و افاضل ہیں ذہن آپکا ہر لغزش سے محفوظ رہتا ہے فہم آپکا مستقیم ہے
 رائے آپ کی قوی و محکم ہے ملکہ فہم آپکا مستحق تعلیم ہے آپ اولیٰ لوگوں میں

آپ محفوظ رہیں خداوند کریم نے آپ کو وہ مناقب و شرف و مراتب و فضائل
عطا کئے ہیں جس کے بیان سے زبان قلم مخلوق کی قاصر ہے

مرحوم مہرور ساکن دار سرور کے کریم
ابن کریم سید محمد ابراہیم طاب ثراؤ

شیخ الشریعت اصفہانی

آقا شیخ فتح اللہ بخنی مدظلہ

کی رائے کا خلاصہ اجازہ

السید للکون انخی السید

ایواحسن سلمہ اللہ

مرحوم مہرور ساکن دار سرور علم
علامہ علیم سید محمد ابراہیم لکھنوی

ایضاً ملخص اجازہ حقہ

شمس العلماء الکرام و سید الفقہاء

جناب آقا شیخ علی

خراسانی لکنا آبادی بخنی

العظام مرحوم مہرور مغفور سید

رحمہ اللہ کی رائے کا

ابراہیم خدا قرار دے او تلو

خلاصہ اجازہ برادر موصوف

ورشہ داران جنت نعیم سے

سلمہ اللہ سے

شریعہ دار آقا سید ابوالحسن اصفہانی بخنی
علامہ مرحوم و فہامہ مہرور سید

شہر یحیٰی آقا سید مصطفیٰ کاشی نجفی { عالم ربانی فاضل صمدانی
 شمس العلماء اعلام خوف
 کی رائے کا خلاصہ اجازت ہو ہوئی { الہی سے ترسان بیٹے
 باہم سید ابراہیم لقب تجت الاسلام خدا سے ملک غلام کی بخشش ہوئی

حجۃ الاسلام آقا سید محمد باقر طباطبائی { مرحوم مہرور عالم علامہ
 کی رائے کا خلاصہ اجازت و احترام سے { فاضل تمام صاحب
 ذوالکرام سید محمد ابراہیم گنوی

شیخ الاسلام حاجی شیخ محمد حسین بکری { مرحوم حجۃ الاسلام
 کربلائی کی رائے کا خلاصہ اجازت و احترام سے { فقیہ اہل بیت
 علیہم السلام شمس العلماء حاجی سید محمد ابراہیم

حضرت آیت اللہ آخوند ملا محمد کاظم خراسانی { مرحوم مہرور
 کی رائے کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تحقیق سے { حجۃ الاسلام
 شمس العلماء الکرام آقا سید محمد ابراہیم

فقیر مؤمن جناب مولانا سید علی حسینی { فرزند اوس امام کے
 جالی کی رائے کا خلاصہ ایک تحریر متعلقہ تحقیق سے { جسکا احسان و نیکی
 عام ہے ہر شخص کے لیے کوئی مؤمن ایسا نہیں ہے جس پر دست کرم اور جناب کا ہو
 لیت شاہ کچھلاہ ناصر الدین شاہ مرحوم نے طہران میں بعد ملاقات جو پیر وادہ جناب

حضرت مجاہد العلماء و عظم جناب میرزا

صاحب طباطبائی شراہ کی رائی کا خلاصہ
ایک تحریر متعلقہ نجیفت سے
صاحب بزرگی عظیم میرزا عزیز ہدائی سید محمد ابراہیم خدا او نگو تخلص سے جنت
آراستہ کر کے

میرزا مرحوم بجای عالم علامہ
اور سردار بزرگ و کس
جلیل شمس العلماء الکرام

حضرت حجت الاسلام عظم جناب
ابو صاحب حمہ اللہ کی رائے کا خلاصہ
ایک تحریر متعلقہ نجیفت سے
مقام پر اپنی تحریر میں احقر کو "مرشد زادہ" کے الفاظ سے عزت بخشی ہے۔

مرحوم خلد آشتیان جناب
فردوس مکان سید محمد ابراہیم
قبلہ طباطبائی شراہ سے اور ایک

باب ۵

اوصاف حمیدہ و خصال پسندیدہ

ذہانت { ذہانت و ذکاوت خدا داد تھی اصابت رائے و خوش فکری کا
اعتراف آپ کے دشمنوں تک کو ہے امور اہم دینی و دنیاوی
میں ہمیشہ لوگ آپ سے مشورہ کرتے اور آپ کی رائے پر بھروسہ رکھتے تھے۔
تدبیر و لطف فکر { آپ نہایت فکور اور ہمیشہ ساکت رہتے تھے بہت کم
بات کرتے تھے اور کوئی بات کرتا تو آہستہ صدا میں
مخفیہ و اسرار کے ساتھ فرمایا کرتے تھے بات نہ کرتے تھے اور کسی

بعد جواب دیتے تھے ہر لفظ کو جاچ کر منہ سے نکالتے تھے جس سے تقریریں روانی نہ تھی
چہرہ سے آثار فکر مندی نمایان رہتے تھے۔

شک { کسی امر پر جلد اعتماد و بھروسہ نہ کرتے تھے اسے میں جلد
جلد تغیرات ہوتے تھے ہر شخص سے احتیاط بات میں
احتیاط کا سخت جنبہ ہوتا تھا لیکن جس بات کو طے کر لیتے تھے اوپر یقین و بھروسہ
اس حد پر ہوتا کہ پھر ٹالے نہ ملتی تھی نہایت استقلال و پامردی سے سمجھ جاتے تھے
پھر اس خیال کو کوئی شخص نہ ہٹا سکتا تھا۔ اپنی رائے پر بھروسہ و استقلال
اپنی نمایان صفہ تھی۔

نازک مزاجی { نہایت نازک مزاج و غصہ و طبیعت کے تھے
اظہار امر حق میں کسی بد گوئی کی پرواہ اور کسی کی
عظمت و شان سے مرعوب نہ ہوتے تھے مال و دولت پر کسی کے اعتنا
اور بگڑنے اور راضی رہنے کی کسی پرواہ نہ تھی اسوجہ سے اکثر لوگ آپ سے
مخالف رہتے تھے۔

حکایت { لکھنؤ کے اول نمبر کے شاہزادہ چنگارعب و جلال صولت
وسطوت مشہور تھا نام نہ لوگ آپ کے مخلصین و مقلدین سے
تھے سوروپیہ ماہوار دیتے اور وہی ذریعہ قوت عیال تھا شاہزادہ صاحب
شہر دار عورت پر عاشق ہوئے کچھ دے دلا کر شوہر سے اس کے طلاق لی
اندر عدہ کے عقد چاہا جناب کو عقد خوانی کے واسطے بلوایا آپ تشریف
لے گئے دریافت کیا جب معلوم ہوا فرمایا یہ عقد صحیح نہیں نہ طلاق باقاعدہ
ہوا اور نہ عدہ ہی گذرایہ فرما کر واپس آئے شاہزادہ صاحب نے دوسرے
اہل علم کو بلا کر عقد پڑھایا یا پشور و پیہ ایک دو سالہ کشتی دی۔ جب آپ کو
علامہ احمد ملا ... شہرہ مسند کا آواہ ...

اسم معلوم ہوا اور جناب مرحوم کے مقلد خاص اور دوست با اختصاص کے
اونکو معلوم ہوا شاہزادہ صاحب سے وجہ ملا ل جناب کی بیان کی موصوف
تائب ہوئے اور بکمال بجا جت و الحاح شہر یہ پھر پیش کش کیا۔

حکایت { ایک روز حسب عادت وہ جناب انھیں شاہزادہ صاحب
کی ملاقات کو قفس پر تشریف لے گئے شاہزادہ صاحب
مع مصاحب و جلس و انیس کرسیوں پر تشریف فرما تھے کھارون نے
پالکی پشت سر شاہزادہ مذکور متصل کرسی کے لگا دی اپنے او ترنے کا قصد
کیا یہ امر شاہزادہ صاحب کو ناگوار ہوا خواص سے فرمایا کھارون نے پالکی
سر پر لگا دی تم دیکھتے رہے یہ سنتی ہی وہ جناب پالکی میں بیٹھ گئے کھارون کو
پالکی اٹھانے کا حکم ہوا شاہزادہ صاحب اور مصاحبین چاہتے ہیں آپ پالکی سے
اوتریں اپنے فرمایا ہمتاؤ اس شخص سے ملاقات کرتے ہیں جو کہ اپنے سر پر ہماری پالکی
لگاوے یہ فرما کر مکان واپس آئے شاہزادہ صاحب نے پھر جناب آفا فی صاحب
مرحوم کو شفیع کیا اور بالتماس و الحاح صفائی ہوئی۔

پابندی وضع { آپ کمال پابند وضع تھے ادنے ادنے چیزوں کو
جو قابل اعتناء و التفات نہ تھے خلاف وضع سمجھتے
تھے جو روز جسکے یہاں جانے کا مقرر تھا ممکن نہ تھا تشریف نہ لیجاوین جسکے
آنے کا جو دن مقرر تھا ممکن نہ تھا وہ نہ آوے اگر کوئی شخص غیر پابند ہوتا اور
بے اعتنائی فرماتے تھے اور برا سمجھتے تھے زاید بات چیت منہسی مذاق آواز بلند
سے یا جلد جلد بات کو بے تنذیبی خیال فرماتے جس قطع و برید کا لباس استعمال
کرتے تھے اوسمین دناتغیر خلاف وضع سمجھتے تھے فیض آباد کا قلمدان عراقی سیاہ
چھپا ہوا رومال واسطی قلم بادام تلخ کا عصا حقہ کا سیاہ سیدھا نیچے پان
کیا ہے یا سر ملاقات کہ نکلنا یا تیر وضع میں بھرن کسی دوسرے قسم کا تلمذ

باون کو حلاف وضع جتنے تھے بس ایک رفتار اور ایک وضع تھی معمولی باون
میں پابندی وضع کا خیال تھا بڑی باتوں کا کیا ذکر ہے۔

پابندی اوقات { اوقات کے نہایت پابند تھے باوجود دائمی
بیماری کے پابندی اوقات نہ جاتی تھی

تین بجے شب سے اٹھنا حوائج ضروری سے فارغ ہو کر مشغول نماز و دعا
و تلاوت قرآن مجید رہنا ہر وقت طلوع فجر سے برآمد ہو کر دسترخوان پر بیٹنا
مع تمام اطفال غذا نوش فرما کر مشغول دستخط مسائل و کتب بینی ہونا اور اسی
اثنائیں دس بجے دن تک ملاقات احباب سے فرصت کرنا پھر مشغول کتب
بینی و تصنیف و دستخط مسائل ہونا ٹھیک بارہ بجے آرام فرمانا دو بجے اٹھ کر
نماز وغیرہ سے فارغ ہو کر پھر مشغول دستخط مسائل و کتب بینی ہونا چار بجے
غذا نوش فرما کر ملاقات احباب میں تا مغرب مشغولیت نماز مغرب اول وقت
پڑھنا اور اول شب آرام فرمانا جو وقت جس کام کا معین ہوتا ایک دقیقه
ٹلنا شاق ہوتا تھا بغیر اوقات میں کسی سے ملاقات بھی نہ فرماتے تھے
مگر اتفاقی مجبوری زائر جلوس کو برا سمجھتے تھے خود بھی ملاقات کو اگر پاتے
تو چند دقیقہ سے زائد توقف نہ فرماتے تھے اور دوسروں سے بھی سیکے
مستوقع رہتے تھے۔

حکایت { سفر عراق و خراسان میں جب طہران میں وارد ہوئے و بعد
بہادر شاہ کجکالاج مرحوم ناصر الدین شاہ کے ملاقات کو
تشریف لائے قریب مغرب آپ برآمد ہوئے چند دقیقہ توقف کے بعد وقت
مغرب آگیا فرمایا اب وقت نماز ہے ولیعهد بہادر بھی تشریف لے جا کر
مشغول نماز ہوں اور مجھ کو بھی اجازت دین فوراً معذرت کر کے ولیعهد
بہادر اٹھ کھڑے ہوئے۔

حجید فرماتے تھے جب آیہ نعمت و عذاب کی تلاوت فرماتے تھے
خوف خدا سے وہ مملو دل کانپ اٹھتا تو رانگ و متغیر ہو جاتا آثار خوف
و اندوہ چہرہ سے ظاہر ہوتے تھے اور جب آیہ رحمت و نعمت کو تلاوت فرماتے
چہرہ پر آثار مسیح و سرور فوراً نمایان ہو جاتے اتنا سے تلاوت میں یہیم چہرہ پر
آثار تغیرات نمایان رہتے تھے۔

عزاداری { عزاداری خامس آل عبا علیہ التحیۃ و الثنا سے
خاص و کچھی تھی عاشق سید الشہداء علیہ السلام تھے
اور جناب کے عہد میں مجالس عشرہ محرم امام بارگاہ حضرت جنت ماب میں جمع ترقی
تھی پوشیدہ نہیں جسکی منہد و ستائشیں کیا عراق میں بھی نظیر نہ تھی باوجود اس
وسعت کے امام بارگاہ و چوترون پر ہجوم مردم سے کشمکش ہوتی تھی آپ نے
ایک درجہ امام بارگاہ کے اندر کا بڑھایا اور چوترا بھی زاید کیا حکامان وقت
کو بھی آخری تاریخ نوین کی مجلس میں آپ بلاتے تھے جلالت و جوش مذہبی
وسینہ زنی و ماتم داری شیعوں کی غیر مذاہب و حکام کے ذہن نشین کرتے
تھے اور خود بھی اس قدر گریہ فرماتے تھے کہ محاسن شریف پر متصل
اشک جاری رہتے اور ڈاڑھی سے آنسو ٹپکتے تھے پہلی محرم سے عمامہ
سبز سر پہنہ ہوتا تھا اور ہر شتم کو سیاہ لباس جسم پر ہوتا تھا۔

صلہ رحم { صلہ رحم و پیورش غربا سے خاندان و اعانت و دستگیری
مومنین کی اپنی خاص خصلت و عادت تھی۔
آداب مجلس { کوئی شخص زاید بات آپ کی صحبت میں نہ کرتا تھا
بدگوئی و غیبت کیسی گوارہ نہ تھی اگر خوش آمد سے
کیسی بدگوئی آپ کے سامنے ہوتی تو چہرہ متغیر ہو جاتا اور فوراً روک دیتے

جماعت { دو عرب خدمت میں حاضر ہوئے عزم عراق ظاہر کیا طالب
 حکایت { اعانت ہوئے اپنے نماز مغرب میں مسجد حسین آباد میں
 بلایا یہ دونوں حاضر مسجد و شریک جماعت ہوئے آخر صفت میں نماز ادا کی
 کپڑے پر سجدہ کیا ماموین نے احساس کیا خدمت میں عرض کی یہ جھوٹے
 ہیں کہ بلا جانا نہیں چاہتے دھوکا دہی منظور ہے یہ معلوم کر کے آپ نے
 اون دونوں کو جواب صاف دیا۔

ایک روز حسب معمول آپ بغزم نماز مغرب میں مسجد حسین آباد پالکی پر سوار
 تشریف لیجا رہے تھے دونوں عرب راہ میں ملے اور دونوں سمت سے
 چھریوں سے حملہ شروع کئے۔

محاسن اخلاق سے یہ تھا کہ کماروں کو حکم تھا اگر کوئی قریب فتنے آوے تو
 فوراً رک جابا کرو شاید کسی کو مصافحہ کرنا یا مسئلہ دریافت کرنا ہو تا وقتیکہ وہ
 خود سے جدا نہ ہو فتنہ پھری رہے حسب حکم اوس روز بھی کمار فتنے روکے رہے
 خادم آگے بڑھ گیا دونوں عرب متصل چھریوں کے وار کرتے رہے آپ سہکتے
 بیٹھے ہوئے دفاع کرتے اور کسی کو آواز تک نہ دیتے یہ جتنے کہ کمار بھی مطلع
 نہ ہوئے تاخیر ہونے پر خادم ملقت ہوا اور قریب فتنے آیا یہاں یہ حالت
 دیکھ کر چخا کماروں نے فتنے رکھ دی دونوں کو پکڑ لیا غیر لوگ بھی آگے
 آپ نے دونوں کو نصیحت فرما کر چھوڑ دیا۔

بعد چند روز کے شب جمعہ یہ اتفاق ہوا کہ معمول تھا شب جمعہ نماز مغرب میں
 مسجد متصل امام باڑہ واقع چوک میں جماعت ہوتی تھی آپ حسب عادت
 تشریف لائے نماز مغرب میں ادا کی چوتھر مسجد سے اوترے ایک ہاتھ میں
 عصاے بادام تلخ دوسرے ہاتھ کو آپ کے رفیق خاص مرزا ذاکر حسین صاحب
 درویش اک مفتی گئے لکھنؤ تھوڑے دیر میں امام باڑہ پہنچے

جناب کے ماری مرزا ذکر حسین صاحب نے ہاتھ بلند ہوتے دیکھ لیا لکڑی
تھام لی سر صدمہ سے محفوظ رہا ماموہ میں من شہر ہوا ہر ایک طالب قصاص ہے
چاہتا ہے حوالہ پولیس کرے اپنے سبکدوش کا اور دشمن کو نصیحت کر کے چھوڑ دیا
حکام کو جب خبر ملی صاحب کشتہ لکھنؤ نے آپ سے کہا کہ لکھنؤ سے آپ مستثنیٰ
ہیں آپ اسلحہ رکھیں دشمن آپ کے بہت ہیں فرمایا حفاظت خدا اسلحہ سے بڑھ کر
ہے پھر کہا اچھا آپ بجز حسین آباد کی نماز کے گھر سے نہ نکلا کریں اور چیرا سی
حسین آباد کے آپ کے ساتھ رہا کریں فرمایا یہ قید بند گوارہ نہیں ہے۔

حکایت { لکھنؤ میں مقدمہ بلا فصل تختہ سناستہ ہجری میں جو اہلسنت
نے اذان سے اشہد ان علیا ولی اللہ و خلیفہ رسولہ بلال
موقوف کرنا چاہا آپ ساعی و کوشان تھے اس عداوت پر جب بالکی
چوک سے نکلتی تھی اور بعض شرار بالکی پر ڈھیلے پھینکتے تھے آپ نے کبھی احتنا
نہ کی اکثر خیر خواہوں نے خطرہ جان دیا حکام نے بھی سنا پھر آپ کو اسلحہ رکھنے
کی رائے دی لیکن آپ نے اعتنا نہ فرمائی۔

حکایت { اتفاقاً آپ ایک روز سوار بالکی کمین تشریف لیجا رہے تھے
شاہزادہ مرزا عالیقدر مرحوم کے ہاں سے مست ہاتھی چھوٹ گیا
گولہ واڑہ و چوک متصل کی شرک پر بھگدڑ پڑ گئی کہارون نے خوف سے
بالکی زمین پر رکھ دی اور عرض کی کہ آپ بھی بھاگ کر کسی گوشہ میں پناہ
لیں نہایت ناراض ہو کر فرمایا فرار عاری بھاگنا کیسا خدا اس حیوان وحشی
کے شر سے بچاوے گا۔ آپ وہیں اطمینان سے بیٹھ رہے وہ حیوان مست دیوانہ
وار بالکی کے پاس سے گزر گیا شر سے آپ اوسکی محفوظ رہے۔

حکایت { سفر عراق میں کاظمین میں جس مکان میں آپ تشریف

باقی عورتیں اور بچہ آپ عصاے بادام تلخ اور فالوٹس لیے برآمد ہوئے
برآمدہ مکان میں کوٹھے کے دو زینہ تھے کساحتیوں سے فرمایا کچھ اس زینہ سے
اور کچھ دوسرے زینہ سے کوٹھے پر چلو کیو جرات نہ ہوئی فرمایا اچھا زینہ کا
راستہ روک کر کھڑے ہو آپ تنہا کوٹھے پر چلے گئے وہ لوگ بکراست نفس قدر سی
رو بفرار لائے آپ شتر سے محفوظ رہے۔

اسی طرح کے سفر و حضر کے چند اور واقعات ہیں جنہیں تعجب خیز جرات فرمائی
اور ان جمالک کی بالکل پرواہ نہ کی ذکر ان کا باعث طول و خلافت
مصلحت ہے۔

باب ۴

زہد و احتیاط

زہد و احتیاط میں وہ جناب سب سے ممتاز تھے۔

واقعات { مثل اپنے پدر بزرگوار کے کبھی کسی کو اپنے اجازہ نہیں دیا
بہر چند بعض کا بر خاندان و علماء اعلام نے ایک خاندانی
بزرگ کے لیے اجازہ اجتہاد کی خواہش کی اور بجد اصرار کیا لیکن آپ نے
اقدام نفرمایا جس سے وہ حضرات نہایت مکرہ ہوئے چنانچہ ہم نے جب
اپنے واسطے اجازہ طلب کیا تا کہ سلسلہ سند خاندانی حاصل ہو تو انکار فرمایا
اور جواب میں یہی عذر پیش کیا کہ تمہارے والد ماجد نے ہمارے اصرار
و خواہش پر فلان عزیز کو اجازہ نہیں دیا تھا ہر چند کہ او جناب کے
انتقال کو اس زمانہ میں پندرہ سال کے قریب عرصہ گزر ا تھا
آن قدح شکست و آن ساقی غامد کا مصداق تھا۔

آپ ہمیشہ اپنے خصوصیت میں معتدین کے ساتھ مباحثہ علمیہ فرماتے تھے
 حضرت حجۃ الاسلام عماد العلماء عم معظم جناب میر آغا صاحب حضرت حجۃ الاسلام عم
 کا معظم جناب ابو صاحب صدر المحققین جناب مولانا شیخ تفضل حسین صاحب فقہ پوری
 رحمہم اللہ ہر روز جمع ہو کر خلوت تنہائی میں باہم مباحثہ علمی کرتے کفٹون یہ مبارک
 محبت رہتی تھی آخر عمر تک یہ سلسلہ مابین اون جناب اور جناب معظم ابو صاحب
 اور جناب مولانا شیخ تفضل حسین صاحب رحمہم اللہ کے باقی رہا اس باہمی
 ملاکرہ علمیہ سے حاسدوں کو بہت کچھ موقع ملا اور متم کرتے رہے کہ وہ جناب
 ملان فدان حضرات سے پڑھتے ہیں آپ نے کچھ اعتنائہ کی اور آخر عمر شریف
 یہ سلسلہ باقی رکھا جیسا کہ اب تک علماء عراق میں مرسوم ہے۔ حالانکہ
 عائدین کو اس اہتمام پر یہ خیال نہ ہوا کہ یہ کونسا نا ختم شدنی سلسلہ تعلیم تھا
 آخر دم تک تمام نہ ہوا اور موجودہ سلسلہ تعلیم کون سا سلسلہ ہے جو چند حرف
 رہ لینے سے مجتہد کامل و صدر المحققین و بدر المدققین کے لمبے چوڑے القاب کا
 مستحق بنادیتا ہے کوئی یہ بھی پوچھنے والا نہیں کہ آپ کا سنہ ولادت کیا ہے
 و جناب کو اپنا استاد بتایا جاتا ہے او نکا سنہ وفات کیا ہے۔

ایک زن فاحشہ نے لاکھون روپیہ کی جائداد پیش کش
 کی اپنے انکار فرمایا کہ تصرف حرام پر حرام ہے اس نے عرض
 کیا جو جائداد بطور حلال ہدیہ و متعین حاصل ہوئی ہے اسے قبول فرمائے
 لایا وقف شدہ لینے میں عذر نہیں ہے مختصر میں مسلم گائون اور کچھ مکانات
 دوکانات اسنے وقف کئے وقف نامہ مکمل ہوئے ہی تھیں مکانات کا
 نام ہو کیونکہ حرام کاری مکانات وقفی میں نہ ہونا چاہیے اسنے حیلہ و حوالہ
 دے کر کیا آپ نے وہ تمام اوقاف واپس فرمائے ارشاد ہوا کہ کسی دوسرے کو

جائداد و وراثت حق ایک نواب صاحب کا ہوتی ہے۔

وقتیہ { ایک زن متمولہ لا ولد ایک صند و قچہ لائین پیش کش کیا
جب جناب نے اوسکو کھولا زبور سے ملو تھا پوچھا کیا ہے
عرض کی میں لا ولد ہوں اور میرا ذاتی مال ہے شوہر کی اور اولادین ہیں
میرے بعد یہ اونکا مال ہو گا لہذا آپ کی خدمت میں اپنے شوہر سے مخفی پیش کش
ہے قبول ہو۔ فرمایا خدا نے جسکو تمھارا وارث و حق دار کیا ہے تم اوسکو کپڑے
محروم کرتی ہو شوہر سے مخفی بلا اذن فقیر کو صدقہ بھی نہ دینا چاہیے میں ہرگز
قبول نہ کروں گا اور نہ تمکو آئندہ ایسی حیرات چاہیئے وہ صند و قچہ فوراً واپس
منرمایا۔

وقتیہ { بعد وفات حضرت مآب آپ نے تمام امانات و اوقاف
کو واپس دیا حتی کہ بعض وہ اوقاف جو بعد جنت مآب
خود اونجناب کی ذات والا صفات سے تعلق رکھتے تھے مثل وقف میر باقر
صاحب تاجر مرحوم اونکے بیٹے سید محمد صاحب کو واپس فرما دیا خاص وہ
امانتیں جو آپکو بعد اصرار تمام دی گئیں صرف اونھیں کو لیا۔

باب ۷ قوت ادراک

آپکا ادراک و احساس نہایت قوی تھا چنانچہ وہ جناب ہمیشہ بیماری
میں بسر کرتے تھے مرقوق مسلول رہے وفات سے چند سال پیشتر
جناب نواب ہمدے علیخان صاحب آپکے دوست خاص ایک ڈاکٹر کو شملہ
سے ہزاروں روپیہ صرف کر کے لائے اور اوس ڈاکٹر نے دیکھ کر ایک
لشخہ تجویز کیا نواب صاحب نے فوراً وہ لشخہ بندھوایا چونکہ وہ جناب

عرض کی اس دوا میں ایک قسم کی شراب ہے یہ معلوم کر کے دوا پھینک دی
چند سال بعد جب مرض الموت میں مبتلا ہوئے تمام اطباء یونانی معالجہ میں
عاجز ہوئے مرض بڑھتا گیا پھکی لگ گئی غشی رہنے لگی آپ کے مقلدین نے باہم
مشورہ کر کے تبدیل علاج پر اسے قائم کی ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب تازہ وارد
لکھنؤ تھے بچہ مشہور ہو رہے تھے طلبہ کیے گئے مرحوم کے واسطے ایک نسخہ
تجویز کیا نسخہ تیار ہو کر آیا چمچہ سے ہوشیار کر کے دینا چاہا آنکھ کھول کر دیکھا
چاہا پیوین ناک میں بو گئی منہ بند کر لیا ہاتھ سے منع کیا جب سب نے اصرار کیا
اٹھتے فرمایا اس دوا میں شراب ہے یہ وہی دوا ہے جو سابق میں شملہ کے
ڈاکٹر نے تجویز کی تھی سب مجبور ہوئے دوا نہ پی ڈاکٹر ناصر علی صاحب کو بلا کر
اون سے قصہ دریافت کیا تصدیق کی بیشک اسمین وہی شراب ہے جو
اوس ڈاکٹر نے لکھی تھی ہر چند کہ یہی علاج ہے۔

واقعہ وقت انتقال جس وادراک کی یہ حالت تھی کہ اشارہ وٹنے
ایتمار دار وٹنے فرماتے رہے نصف جسم کی روح نکل چکی
اب سینہ پر دم ہے سینہ سے بھی روح نکل گئی یہاں تک کہ آخری نفس
میں آنکھ کے اشارہ سے سب کو رخصت کیا اور گلزارِ حبت کو راہی ہوئے
اوس وقت آخر تک اپنی حالت کا کامل احساس فرماتے رہے۔

باب ۸ غزوات علمی

حکایت جناب نواب سید علی بہادر صاحب المعروف بہ ابو صاحب
اخلف اکبر جناب نواب محمد آغا صاحب وکیل دام عزہ

ناقل ہیں ایک روزہ محقق و حیدر جناب مولانا سید علی نقی صاحب مرحوم پروفیسر
لکھنؤ کا لکھنؤ کے جناب کے کمال حضرت مولانا صاحب کے کمال

صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لائے احباب کا اجتماع تھا فرمایا احباب کی طلب بے علت نہ تھی ضرور چلنا چاہیے احباب سے بھی وعدہ لیا دوسرے روز ہم چند احباب کو ساتھ لیکر مسجد میں تشریف لائے مہر پر جا کر اس فصاحت و بلاغت سے خطبہ النشاء فرمایا کہ اہل علم و جدہ میں آگئے مثل مرثیہ جناب انیس بخود می بین شور مدح ہر پادشاہ بعد ختم نماز جمع متفرق ہو ا مولانا کے مرحوم نے ہمراہیوں سے فرمایا دیکھا تم نے یہی غرض ہمارے یاد فرمانے کی تھی تاکہ اس معرکہ آرا خطبہ کو سناوریں۔

واقعہ { مرض الموت میں جب آپ بتلائے تھے افلاطون عصر جناب مرحوم حکیم سید حمید حسین صاحب طبیب شفا خانہ شاہی لکھنؤ آپ کے معالج تھے جو نسخہ تجویز فرماتے تھے آپ پوچھتے تھے کیا اجزاء لکھے ہیں نسخہ سنکر اعتراض فرماتے تھے حکیم صاحب جواب دیتے تھے اور روکر فرماتے تھے اس حال نزاع میں اس قدر مسائل طبیہ کا حفظ ہونا کیا یاد اور کیا حافظہ ہے اولیسی طبی قابلیت ہے دوسرے طبیب سے ممکن نہیں جو آپ کا جواب دے سکے **واقعہ** { سفر خراسان میں آپ وارد سبزوار ہوئے علماء اعلام ملاقات کو آئے ایک عالم آپ کے ہمنام آقا سید محمد ابراہیم سبزواری بھی تشریف لائے کسی مسئلہ فقہی میں آپ سے گفتگو ہوئی جواب سننے پر یہ اقتضاء طبع ایرانی کہنے لگے کیون نہ ہو آخر آپ ہمارے ہمنام ہیں یہ اوسے کا اثر ہے۔

باب ۹

روایات صادقہ

اکثر خواب ابی اویں جناب کے سچے ہوتے تھے چند خواب اس مقام پر

سخت ذات الریه میں مبتلا ہوا امید جانبری نہ رہی اطباء بھی علاج کیا یوس ہوئے وہ جناب مضطرب و پریشان اپنے کمرہ میں شب کو آرام کے واسطے داخل ہوئے مہنو ز پورے نہ سوئے تھے کان میں رونے کی آواز آئی یقین میرے مرجانے کا ہوا ملاحظہ فرمایا زمین امام باڑہ اس قدر بلند ہے کہ آپ کے کمرہ کے محاذی ہے جو کہ کوٹھے پر واقع تھا آپ نے دیکھا امام باڑہ میں متصل صریح ایک معظمہ سیاہ کپڑے پہنے بیٹی بے اختیار رو رہی ہیں گھر اگر پوچھا کیا میرا لڑکا مر گیا فرمایا اون معظمہ نے تمہارا لڑکا زندہ ہے اور زندہ رہے گا میں اپنے فرزند حسین کو روٹی ہون جو بھوکا پیاسا زمین لڑ بلا پر شہید ہوا یہ سنکر آپ بیتاب پلنگ سے اٹھے فوراً روتے ہوئے میرے دیکھنے تشریف لائے مرض نصف پایا صبح تک بحر ضعف اور کوئی اثر مرض نہ تھا۔

خواب (۲) { ایک شب خواب ملاحظہ فرمایا آپ کی عورتیں بے پردہ منارہ مسجد تحسین پر چڑھ گئی ہیں صبح کو نہایت غمگین و اندوہ ناک اٹھے عورتوں سے خواب بیان کر کے فرمایا خدا خیر کرے کوئی واقعہ عظیم ہونے والا ہے چند روز نہ گزرے تھے کہ واقعہ عم مرحوم جناب سید علی صاحب واقع ہوا بار قرضداری سے وارنٹ میں مبتلا ہو کر افسوس لکھا کہ غیرت سے خودکشی کر لی اللھم اغفر وارحم و تجا و نر عن سیئاتہ آپ نے فرمایا یہی ہمارے خواب کی تعبیر تھی۔

خواب (۳) { تین ماہ قبل اپنی وفات کے آپ نے ایک باغ وسیع خواب میں دیکھا کہ ایک عمارت عالیشان تعمیر ہو رہی ہے حضرت جنت ماب تشریف فرما ہیں آپ نے تسلیم عرض کی کہ اباغہ قہر کسا سے فرمایا مکان ہمارے واسطے تعمیر ہو رہا ہے

مین ہم سب سے جدا ہوئے چہ ایسا ہی ہو
اس قدر موت پر جازم تھے کہ فوراً ایک وصیت نامہ حجۃ الاسلام عم معظم
جناب ابو صاحب قبلہ طاب ثراہ کے نام لکھا۔

۱۴ دسمبر ۱۳۸۶ء۔ مطابق ۲۲۔ ربیع الثانی ۱۳۸۷ھ
وصیت نامہ {

جو بنام عم معظم حجۃ الاسلام جناب میر آغا صاحب طاب ثراہ۔ ۲۴۔ ذیحجہ ۱۳۸۷ھ
لکھا تھا اسکو منسوخ فرمایا چنانچہ فرماتے ہیں وہ جو وصیت نامہ نجیف نے
بتاریخ ۲۴۔ ماہ ذیحجہ ۱۳۸۷ھ ہجری روز جمعہ مطابق ۱۔ ماہ۔ نومبر ۱۳۸۷ء
لکھا تھا اسکا وہ جز جو متعلق برادر مولوی سید مصطفیٰ صاحب عرف مولوی
میر آغا صاحب تھا خاص اسکو منسوخ کرتا ہوں بے بخسہ وہ وصیت نامہ
باقی رکھا گیا صرف اختیارات عم مرحوم کو سلب فرمایا اور باقی شرائط کا پابند
رکھا۔ چنانچہ فرماتے ہیں وہ سب تولیت میں برادر معظم جناب سید ابوالحسن
صاحب خلف آقا سید علی شاہ صاحب مرحوم سے جو مرتبہ علم و کمال و اجتہاد
پر فائز ہیں متعلق کیئے اور کل امور منصبی اپنے برادر موصوف سے متعلق کیئے
اور قائم مقام اپنا گردانا

مختصر اس خواب کے بعد ہی نماز جمعہ و جماعت مسجد آصفی و مسجد تحسین علیخان
و مسجد حسین آباد کی اونجناب سے متعلق کی اور تمام اوقاف کا انتظام
اونجناب کے سپرد کیا۔

باب ۱۰ عقد

پہلی شادی { پہلے عقد آپکے عم معظم جناب زبدۃ العلماء
سید علی نقی صاحب طاب ثراہ کی صاحبزادی

منافشات ہوئے اور بہت طول ہوا مجبوری دوسری تزویج واقع ہوئی۔
 دوسری شادی { سید حبیل سید حسن شاہ صاحب کی صاحبزادی
 سے نہایت زائدہ عابدہ عقیقہ صالحہ عقیقین
 جنھوں نے ایک صاحبزادی یعنی زوجہ انجی محترم رئیس العلماء جناب
 باقر العلوم سید محمد باقر صاحب قبلہ مدظلہ چھوڑ کر بعد وفات حضرت فردوس
 مکان نجف اشرف میں انتقال کیا اور وادی السلام میں دفن ہوئیں
 اس تزویج کے بعد پھر باہمی نسوان میں صفائی ہوئی اور زوجہ اولی کی
 بھی ترخیص واقع ہوئی۔

تیسری شادی { سید حبیل میر سید علی صاحب مرحوم کی
 صاحبزادی سے ہوئی یعنی والدہ ماجدہ
 احقر سے جنکے اعزاء و قریب حجتہ الاسلام ازہد الناس جناب سید حسن
 کشمیری حائری طاب ثرا د حجتہ الاسلام اور ع ازہد حضرت آقا السید
 مرتضیٰ کشمیری نجفی حجتہ الاسلام آقا السید محمدی شاہ صاحب عظیم آبادی
 حجتہ الاسلام آقا السید ابو القاسم کشمیری لاہوری محقق و حیدر آخوند
 محمد رضا صاحب استاد حضرت امجد علی شاہ اودھ تھے۔
 ہر سہ ازواج میں باہم اتفاق و اتحاد رہا اور کوئی نزاع کام
 او جناب کی حیات میں پیدا نہیں ہوا ایک دوسرے کی شریک و معین
 و ہمدردی سے پیش آنے والی تھیں اور یہ محض او جناب مرحوم کا
 حسن انتظام تھا جو خلاف عادت و رسم دنیا ہے۔

باب ۱۱

عزیز و شہداء

تھے آپے عہد میں بجز آپ کی ذات جمع البرکات اور جناب عم معظم حجۃ الاسلام
ملاذ العلماء و رضوان مکان جناب بچپن صاحب قبلہ طاب ثراہ کے ریاست
علمیہ کسی تیسرے ہاتھ میں نہ تھی

خطاب سید العلماء [۱۲۹۱ ہجری میں ٹیابرج کلکتہ سے سلطان عالم
حضرت محمد واجد علی شاہ بہادر شاہ اودھ نے
اور جناب کو خلعت اور خطاب سید العلماء و حرمت فرمایا اور خطابی مہر کندہ
کرا کے بھیجی۔

مہر خطابی [عرش کلاہ مور و عنایات بیغایات حضرت محمد
واجد علی شاہ نائب امام اللانس و البجان مجتہد العصر
والزمان سید العلماء و سند الفقہاء قبلہ و کعبہ مولانا سید محمد ابراہیم ۱۲۹۱ھ
شکر ت دربار [حضرت مغفرت ماب جد معظم ملک العلماء مولانا سید
بندہ حسین صاحب طاب ثراہ اور جناب فردوس
مکان شریک دربار گورنمنٹ ہوتے تھے یکایک وفات حسرت آیات
جناب مغفرت ماب ہوئی حضرت عم معظم ملاذ العلماء جناب بچپن صاحب
مسند آراے اجتہاد ہوئے لوگوں کو اس انقلاب میں تازہ دراندازی کا
موقع ملا چونکہ جناب مغفرت ماب رشتہ میں فردوس مکان کے چچا تھے
اس بنا پر دربار میں کرسی پہلی تھی اور جناب فردوس مکان کی دوسری
کرسی تھی اب بعد وفات مغفرت ماب فردوس مکان کی کرسی مقدم
ہوئی اور جناب ملاذ العلماء سن میں چھوٹے تھے کرسی بعد واقع ہوئی
دراندازوں نے عم معظم کج خدمت میں عرض کی آپ کوشش فرماوین کہ آپ کے
والد کی کرسی آپ ہی کو ملے اور آپ دوسرا نمبر قبول نہ کریں جناب عم معظم
صاف انکار کیا جب یہ حضرات اس دراندازی سے باز ہوئے تو

متحدہ سے سلسلہ جنبانی شروع کر دی یہی جواب ملا کہ جو سن میں بڑا ہو گا
اوسکی کرسی اول رہے گی اس عمر کی جانچ کے لیے وہی بزرگ قدیم کرم مندر ما
معین و منتخب ہوئے جو اس تحریک کے بانی تھے باوجودیکہ جناب عم معظم
جناب والد ماجد سے تقریباً چودہ سال عمر میں کم تھے لیکن ان بزرگ نے
عمر زاید لکھ دی عم معظم کی طرفین سے کیا اس ریشہ دوانی کی خبر نہ تھی۔ اتفاقاً
جناب فلک قباب نواب میر محمد حسین خاں صاحب مرحوم الہ آباد شریف لیٹے
اور میر منشی ہزارن بہادر سے بھی آپ سے رسم تھا اونسے یہ قصہ سن کر واپس آئے
اور جناب فردوس مکان سے پوشیدہ کیا اس بنا پر کہ اگر علم ہو گیا تو یہ بھی سکوت
فرما دیں گے اصل واقعہ پوشیدہ کر کے دریافت کیا کہ آپ کے سن شریف کی
سند کوئی آپ کے پاس ہے جناب مرحوم نے فرمایا ہاں کتاب اوراق الذہب
میں تاریخ ولادت نظام موجود ہے اور نیز خبر ولادت جب بادشاہ کو ہوئی تو ایک
تبریک نامہ بنام جناب مرحوم علی بن مکان آیا اور مبلغ تیس روپیہ اوسے روز سے
قلندران کا مقرر ہوا وہ پروانہ موجود ہے نواب صاحب مرحوم خود احقر سے
ناقل تھے اور اونسے فرزند دبند نواب سید محمد عابد خان صاحب جناب اقبال
بھی ناقل ہیں کہ باصرار وہ پروانہ شاہی مع کتاب اوراق الذہب جناب
مرحوم سے حاصل کر کے فوراً خود دروانہ الہ آباد ہوئے اور میر منشی ہزارن بہادر
سے تمام واقعات غلط بیانی کے کسر ثبوت اپنا پیش کیا میر منشی نے اقرن
کاغذات کو نوٹ کر لیا اور ہزارن کے رو برو پیش کیا جناب ملاذ العلماء کی
زاید عمر لکھنے والے کی غلط بیانی واضح ہوئی اور محک صاحب کو صاف
جواب مل گیا نواب صاحب نے الہ آباد سے مراجعت کر کے جناب والد ماجد
سے قصہ بیان کیا انکو بچہ افسوس ہوا حضرت عم مرحوم کو جب اطلاع ہوئی

خطاب شمس العلماء کہ حکم صاحب ڈفرن گورنر جنرل آف انڈیا ۱۸۸۶ء
مطابق سنہ ۱۲۹۵ ہجری خطاب شمس العلماء گورنمنٹ
سے عطا ہوا اور چوغا شالی و عمامہ شالی کا خلعت ہوا آپ کو ہدایت کی گئی کہ
متغیر بروز دربار عمامہ پر لگا کر تشریف لاویں اپنے منظور نہ کیا اور خلاف وضع
قرار دیا پھر کہا گیا کہ سینہ پر آویزاں ہوائے اس سے بھی انکار کیا اور ہمیشہ
جیب میں رکھ کر ہمراہ لیجاتے تھے اور حاکم ضلع کو ملاقات کے وقت صرف
دکھا دیا کرتے تھے۔

خطاب سلطان العلماء کہ شریعت مدار آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی
مدظلہ ناقل تھے کہ بعد مراجعت جناب فردوس
مکان زیارت مشہد مقدس سے ایک فرمان شاہ بھکلا و ناصر الدین شاہ مرحوم
کا خدمت شیخ الاسلام آقا شیخ زین العابدین رحمہ اللہ کی خدمت میں آیا جس میں
شکوہ و شکایت تھی اس بات کی کہ ہر چند جناب فردوس مکان کو پہنچے روکا
اور رہان کرنا چاہا موصوف نے جہانی قبول نہ کی اور اسی پروانہ میں شاہ
نے اون جناب کو خطاب سلطان العلماء عطا کیا تھا جناب شیخ نے معذرت
نامہ لکھا اور اظہار تشکر فرما کر عازم تھے کہ اس پروانہ کو آپ کے والد ماجد کی
خدمت میں بجنسہ روانہ کریں کہ دفعتاً خبر وفات فردوس مکان جناب شیخ نے
کر بلائے معلے میں کمال افسوس فرمایا کہ بلا میں مجالس فاتحہ خوانی اون مرحوم
کی برپا ہوئیں اور فرمان شاہی بھی پڑھا گیا ملک التجار امین العلماء آقا السید
محمد تقی ہندی مرحوم دوست خاص جناب فردوس مکان کے تھے موصوف
نے نقل فرمان جناب شیخ سے حاصل کی اس قدر نے خود داماد مرحوم امین العلماء
یعنی اجل اکرم آقا سید علی صاحب تاجر ہندی کے پاس کر بلائے معلے
میں نقل فرمان ایک دفتر پر دیکھی ہے اور نقل بھی اوسکی میرے پاس

خطاب شمس العلماء و خطاب سلطان العلماء

خالی از فائدہ نہ تھا۔ اسی بنا پر جناب آقا حاجی شیخ محمد حسین مازندرانی مدظلہ
نے اجازتہ احقرین اور جناب کو سلطان العلماء و تحریر فرمایا ہے ۱۷
غرض کہ آپ اپنے عہد کرامت مہدین مرجع انام مقلد ہر خاص و عام رئیس اسلام
تھے شاہزادگان والاشان و تعلقداران و رؤساء و امراء آپ کے حکم کے
تابع اور آپ کو پیشوا و مقتدا سمجھتے تھے اور جناب کے بعد اب تک علماء میں کسی پر
اس وقت تک اس قدر اتفاق نہیں ہوا اور نہ اور نہ اور جناب کے مانند اس وقت تک
کوئی ویسا نافذ الکلمہ ہوا۔

مستثنیٰ ہونا حاضری عدالت سے [ہماری برٹش گورنمنٹ نے بنا بر کمال
عزت کے اور جناب کو حاضری عدالت
سے بھی مستثنیٰ کیا تھا۔

باب ۱۲ دینی خدمات

مسجد آصفی کی واکزاری [۱۲۵۷ھ بعد از غدر لکھنؤ مسجد نو اب
اصف الدولہ بہادر فوج کا قلعہ بنائی گئی
مسجد کی کمال بے احترامی ہوتی تھی اس طرح سے شاہ پیر محمد صاحب کے
شیلہ کی مسجد بغاوت میں ضبط ہوئی تھی۔

وہ زمانہ آجکل کی سی جرأت و آزادی کا نہ تھا لوگ کم علمی اور انگریزی قوانین
سے ناواقفیت کی وجہ سے گورنمنٹ کے کسی معاملہ میں مداخلت کرنا جرم عظیم
سمجھتے تھے گویا وہ زمانہ جہالت قیود و غلامی کا تھا و فتری اقتدار کے
سامنے شخصی سلطنت بھی مات تھی کوئی سر نہ ہلا سکتا تھا یہ سب فقط ہندوستانیوں
کی جہالت سے ورنہ ایسا کیوں ہوتا خلافت فرمان حضور قیصر ہند آنجنابی کسی

سکونت پذیر ہوئے۔ فرمایئے اوسوقت کون سے تعلیم یافتہ نوجوان
 روشن خیال بزرگ مذہبی جوش رکھنے والے درودین سے متاثر
 ہونے والے اول پہلو میں۔ کہنے والے تھے جو ایسی مذہبی توہین اور خلاف سیاست
 انگریزی متوجہ ہونے یہ وہی شیردل عالی ہمت جوش مذہبی سے سرشار بزرگ
 کی جرئت تھی جو ملی قیصرہ ہند میں اپنے ہزار ہا ہزار کسٹنسی ذاب و سیر اسے
 بہادر کو اس مذہبی توہین پر متوجہ کیا کہ مسلمانوں کی مذہبی توہین ہو رہی ہے
 اور اپنے دو معبدوں سے محروم ہیں خصوصاً ہکو نماز جمعہ و عیدین کی سخت
 تکلیف ہے مسجد حسین علی خان ہمارے مقلدین کی جمعیت کے لیے کافی نہیں
 ہے سیکڑوں مومنین اپنے فرض مذہبی کی ادائیگی سے محروم رہتے ہیں لہذا
 ہر دو مسجد و الگزار ہوں شیعوں کی مسجد شیعوں کو دیکھاوے اہلسنت کی اہلسنت
 کو حکام اعلیٰ کی توجہ کا منقطع کرنا اور ضرورت کا سمجھا دینا تھا کہ مسجد آصفی
 و الگزار کر دی گئی اور والد ماجد کو مخصوص عطا ہوئی۔ پہلے حسین آباد وقف
 سے اسکا کچھ تعلق نہ تھا جس میں خداوندان وقف کو کوئی حق مداخلت ہوتا
 اور لوگ اپنے حقوق سے اونکے تجاوز کے سامنے محروم ہوتے جیسا کہ چند ہی
 سال میں لئی تغیرات ہوئے اہل بصیرت واقف ہیں۔

مسجد میں گورونگی کے بعد و الگزار ہونے مسجد کے گورے اور انگریز چاؤنی
 سے برابر کتے ہمراہ لیے مسجد کے اندر داخل ہو جاتے
 آمد و رفت [تھے مسجد کے حوض میں کتے ڈالتے تھے۔ پھر کسی
 باہمت کا دل نہ دکھا انھیں جناب نے یہ فکر کی کہ صاحب کمشنر بہادر سے
 ملاقات کی اور اپنے امام باڑہ میں دعوت دی صاحب بہادر وقت
 معینہ پر ملاقات کو آئے چوترا متصل امام باڑہ پر کرسیوں کی نشست

ایک سیاحہ پوشش وال رہی تھی چند منٹ اندر نے پر صاحب بہادر کو اس
 صریح کی زیارت پر آمادہ فرمایا اور مختصر کیفیت عزاداری و احترام مسجد
 و امام باڑہ کا ذکر بذریعہ انگریزی مترجم بیان کیا صاحب بہادر مشتاق زیارت
 چبوترہ سے آگے بڑھے چاہا اندر امام باڑہ کے داخل ہون فوراً او بجناب نے
 روکا فرمایا ہمارے مذہب میں کوئی شخص بجز مسلمان اندر نہیں جاسکتا
 یہ فرما کر داروغہ میریاد علی صاحب مرحوم کو حکم ہوا صریح سے پوشش ہٹائی
 گئی دور سے صاحب نے زیارت کی سر سے ٹوپی اوتاری اسی دوران
 میں حال زار مسجد اصفیٰ او بجناب نے بیان کیا صاحب خلیق و مہربان تھے
 فوراً وعدہ کیا کہ اندر مسجد کے اب کوئی فوجی شخص داخل نہ ہو گا رخصت ہوے
 دوسرے ہی روز ایک حکم امتناعی لکھ کر جناب مرحوم کو بھیجا اور لکھا
 جس مقام سے آگے بڑھنا غیر مذہب کا مسجد میں آپکے مذہب میں ممنوع
 ہے اسی مقام پر چٹھی لگا دی جاوے اپنے شکر خدا ادا کیا اور شیشہ کے
 چوکھٹے میں چٹھی لگا کر چبوترہ کے پاس مسجد کے لنگوادی اسی روز سے
 حسب عادت جب انگریز مسجد میں آنا چاہتے تھے اس حکم کو دیکھ کر اولے
 پیر واپس جاتے تھے اب یہی وہ مسجد ہے جس میں خوشامدی حکام کو مع جوتا پہنے
 مسجد کے اندر لے گئے نہ بے احترامی مسجد کا اونکو خیال ہوا اور نہ کسی مسلمان
 کا دل دکھا۔

واقعہ محرم و دسہرا کہ ایک سال عشرہ محرم و دسہرہ ساتھ واقع ہوا
 جب آپ کو علم ہوا اپنے اجباب کو جمع کر کے ہر ایک
 کو قنبہ کیا وہ کونسا شاہزادہ و رئیس و سوقت میں ایسا تھا جو فیاضانہ طور پر
 بند و اور اہلسنت کو اپنے یہاں ملازم نہ رکھتا ہو دیوان نقشی و مختار

مشر و دہلی لشکر لکھنؤ کے خود بھی ملے واقعہ کا اظہار کیا ادھر وہ دستخطی کا غد
پیش ہوا فوراً حکم امتناعی جاری ہوا اور عشرہ مین دسہرہ ملتوی رہا بدون فتنہ
و فساد باہمی تصفیہ ہو گیا۔

واقعہ بلا فصل [اذان مین اشہد ان امیر المؤمنین علیا ولی اللہ
و خلیفۃ بلا فصل کا قصہ سنی شیعہ کی باہمی نزاع
مشہور عام ہے اکثر بلا خصوص لکھنؤ والہ آباد مین یہ جھگڑا شروع ہوا لکھنؤ مین
پار کی مسجد مین سنی شیعوں مین ایک عظیم فوجداری ہوئی سلسلہ مطابقت
سلسلہ ہجری کا یہ واقعہ ہے نو میری صاحب کشر لکھنؤ کو بعض حضرات
اہلسنت مختلف ذرائع سے اپنا بھروسہ پہلے سے بنا چکے تھے صاحب بہادر
شیعوں کو شریر و دل آزار یقین کر چکے تھے۔ اوس فوجداری مین چند
شیدھوں کو ہزائین ہوئے اب کشر صاحب کو سو جہا یا گیا کہ بڑے مجتہد اس
شہر کے ہی جناب بن کر دباؤ یا دوستی مین یہ بلا فصل کی موقوفی کا حکم
دیدین تو تمام ہندوستان سے بلا فصل مٹ جائے اور یہ باہمی نزاع و فساد
برطرف ہو جاوے بعض صورت کے شیعہ رئیسوں نے بھی جا کر کہہ دیا کہ بلا فصل
کہنا جدید ہے شاہی مین نہ تھا اب کیا پوچھنا تا یہ ہوتی ہی صاحب کشر
مستعد ہو گئے چٹھی بھیج کر جناب کو بلا یا جب آپ بنگلہ پر پہنچے صاحب
ہاتھ ملاتے ہی کہنے لگے بلا فصل جزا اذان نہیں ہے آپ اسکو روک دیجئے
تاکہ ہندوستان مین امن قائم ہو ورنہ آپ ایسے تمام فسادات کے ذمہ دار
ہو گئے جناب نے فرمایا معاملات مذہبی مین نہ حکام کو مداخلت کا حق ہے
نہ ہمارے منع کرنے سے کوئی اپنے فرائض مذہبی کو ترک کرے گا مذہب
شیعہ کی بنیاد اسی اعتقاد پر ہے اسکا ترک کرنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ہم اپنا
مذہب ترک کر دیں۔ اور تنہا یہ میرا فعل نہیں تمام شیعہ قوم کا یہی مذہب ہے

صاحب بہادر ہم لچہ نہیں جانتے آپ اور علما کو بھی راضی کیجیے جدید بات
 نہیں ہو سکتی اوس روز کی صحبت اسی پر تمام ہوئی آپ متردد مکان تشریف لائے
 معلوم ہوا کہ بعض نام کے شیعہ بھی یہی کہہ آئے خوش آمدین کہ بلا فصل جدید ہے۔
 چند روز بعد پھر چٹھی طلب میں آئی جناب مرحوم بنگلہ پر تشریف لے گئے آپ کے
 خاص احباب جنکو معلوم ہوا وہ سب ایک جمعیت ہو کر بنگلہ کے پاس گرد موجود
 رہے۔

صاحب بہادر۔ کیسے مجتہد صاحب کیا طے کیا۔

جناب۔ وہی جو اوس روز طے ہوا تھا یہ کلمہ شہادت جزایمان ہے ترک
 نہیں ہو سکتا اور قدیم الایام سے جاری ہے۔

صاحب بہادر برہم ہو کر کھڑی ہوئی اسلمہ کے کمرہ میں لائے کہا اپنے یہ اسلمہ
 دیکھے ہیں گورنمنٹ کے اقتدار کو جانتے ہیں۔

جناب خوب جانتا ہوں گولا بارود توپ و بندوق فوج و لشکر سب کچھ
 گورنمنٹ پاس ہے میرا سر حاضر ہے اور مذہب دینے کی اور ترک کرنے کی
 چیز نہیں ہے اگر کسی شیعہ سے کہوں تم اپنا مذہب بدل دو تو وہ میری کب سنے گا
 صاحب بہادر۔ پھر کمرہ میں لائے کہا گورنمنٹ آپسے خوش ہوگی اہلسنت شکر
 گزار ہونگے آپ سے ایک چیز مانگتے ہیں وہ دیدیجئے۔

جناب۔ سر دینے کی پئے حاضر ہے مذہب دینے کی چیز نہیں ہے۔

صاحب بہادر۔ اچھا جائیے اگر آئندہ کوئی فساد ہوا تو آپ ذمہ دار ہیں
 جناب مرحوم باہر آئے احباب سے مفضل بیان کیا آپ کے دلی دوست
 جناب نواب مہدے علیخان صاحب مرحوم دیندار می و خوش مذہبی
 وہمت مردانہ میں مشہور ہیں ان مرحوم نے یہ فکر کی کہ نو چند می جمعرات

سہ پہر کو گھوڑے پر سوار صاحب کے بنگلہ پر پہنچے اور ملکر کہا لکھنؤ میں
 اندیشہ عظیم بلوہ کا ہے اپنے شیعوں کے مجتہد سے سختی کی اور اسے مذہبی فرقہ
 ترک کرنا چاہتے ہیں لوگوں میں بھینسی ہے اگر آپ اس وقت تنہا میرے ساتھ
 چلیں تو اس مجمع کے منتشر کرنے کا میں ذمہ دار ہوں اور اگر پولیس وغیرہ سے
 کام لیا تو کشت و خون ہو گا صاحب کو سمجھا کر گھوڑے پر ساتھ لیا درگاہ
 پہنچے دور سے صدائے گریہ و زاری و سینہ زنی آرہی تھی صاحب بہت
 متروک ہوئے آگے بڑھنے میں پس و پیش کرتے تھے تو اب صاحب
 مرحوم اطمینان دلاتے قریب پھاٹک پہنچے اس مجمع کو دکھا کر کہا اسی طرح
 اس وقت پہر کر بلا درگاہ امام بارگاہ میں مجمع ہے اپنے انکے مجتہد سے جو برا تر تاؤ
 کیا ہے سب ناراض و جان دینے پر تیار ہیں یقین جانتے شرک کی مہر پونین
 پانی کے عوض خون بہتا ہو گا۔

صاحب بہادر۔ ہرگز نہیں اگر شیعہ ناراض ہیں تو آئندہ مجتہد صاحب کو
 ہم تکلیف دین گے آپ لوگوں کو مطمئن کریں ہم کوئی عاملانہ کاروائی
 بلا فصل کے متعلق نہیں کرنا چاہتے۔

نواب صاحب۔ اس مجمع کے قریب آئے سب کو اطمینان دلا یا چند سمجھا دیا
 حضرات کو مجمع سے منتخب کر کے صاحب کے روبرو پیش کیا صاحب بہادر
 سے اپنے شکایات بیان کئے سب کو اطمینان دیا مسئلہ پر ٹنڈے دل
 سے غور پر آمادہ ہوئے آخر نتیجہ شیعوں کے حق میں فیصلہ ہوا میر ضلع کے
 لئے وہی راستہ وہی نظیر ہوئی احکام نے غور کیا موقع کی نزاکت کو سمجھے
 اونھیں جناب کی ہمت مردانہ سے اذان میں بلا فصل قائم ہوا۔

باب ۱۳

مختصر حال سلف محمد و زمارت

سفر حج [اپنی چلم سے فارغ ہو کر جناب فردوس مکان نے اپنے
دوست خاص حاجی میر احمد حسین صاحب مرحوم کو بہ نیابت جناب ممتاز
العلماء حج کے لئے ہمراہ لیا اور مع چند حضرات کے روانہ حج بیت اللہ اکرام
ہوئے بعد فراغ حج زیارت مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔

پہلا سفر عراق [اکتوبر ۱۲۸۷ء مطابق ماہ شعبان ۱۲۸۷ء ہجری
آپ تنہا بدون عیال و اطفال روانہ عتبات عالیات
ہوئے اس سفر کے کو ایف بالکل معلوم ہوئے۔

دوسرا سفر عراق [مع اہل و عیال و اطفال خردسال دوبارہ
روانہ زیارت عتبات عالیات ہوئے۔

چونکہ آپ ہمیشہ بیمار و ضعیف رہتے تھے زندگی سے مایوس تھے اس لئے
ایک وصیت نامہ بتاریخ ۲۴ ماہ ذیحجہ ۱۲۸۷ء ہجری روز جمعہ مطابق
۷ ماہ نومبر ۱۲۸۷ء بنام جناب عم معظم عماد العلماء جناب میر آغا صاحب
طاب ثراہ کہ شاگرد رشید و داماد حضرت ممتاز العلماء رحمہ اللہ تھے
لکھ کر جسٹری کرایا اور بذریعہ وصیت نامہ کے او جناب کو اپنا ولیعهد
و قائم مقام کیا تمام امور شرعیہ و امور متعلق منصب اجتہاد و کل اوقاف
و نماز جمعہ و جماعات او جناب کے سپرد کئے اور وصیت کی کہ وہ بعد میرے
میری اولاد نابالغ کو بعد حصول بلوغ و قابلیت جو شخص اہل و لائق ہو تمام
امور مفوضہ میرے تفویض کر دینے پھر مجلس امام باڑہ میں منعقد فرمایا کہ
بعد ختم مجلس خود ممبر تشریف لے گئے بے ثباتی دنیا اور اپنی بیماری کا
اظہار کر کے ارادہ عراق جانے کا ظاہر فرمایا اور سب سے رخصت ہوئے
اور سب کو ہدایت کی کہ برادر موصوف کو مینے اپنا ولیعهد کیا ہے بعد

فتاویٰ میں اور جناب سے رجوع کرین مومنین میں اس ضرورت پر مین لہرام
برپا ہوا آپ روانہ ملک عراق ہوئے چہ ماہ کامل عم معظم آپ کے مساجد پر
اقامت جمعہ و جماعت و دستخط مسائل و نگرانی اوقاف فرماتے رہے۔ اس
سفر عراق کی ہما و حالت مفصل معلوم نہوسکی کہ کس طرح سے یہ سفر تمام ہوا
اور کیا واقعات تھے ہم بہت صغیر السن تھے۔

تفسیر سفر عراق و ایران کہ پیر شمس العجمی مین دوبارہ مع جسمہ
سفر فرمایا اور جناب عم معظم جناب سید ابوالحسن المعروف بجناب ابوحنیفہ
قبلہ طاب ثراہ کو اس سفر میں اپنا قائم مقام کیا اور جملہ امور شریعہ
اور جناب کے سپرد کئے اور اپنے ہی مکان مسکو نہ میں مقیم کیا۔
اس سفر کے مفصل حالات لکھے جاوین تو مبسوط جلد ہو۔ مختصر یہ ہے کہ
جن مشاہد مقدسہ میں آپ مشرف ہوئے حضرات علماء کرام دید کو تشریف
لاتے کمال محبت و تپاک سے ملاقاتیں ہوئیں اور اس سفر میں بارہ اجازہ
مفصل و مبسوط اکابر علماء عراق سے حاصل فرمائے اور ایک تقریظ کتاب
مستطاب ینابیع الانوار جلد ثالث تفسیر قرآن مجید پر جو آپ نے تصنیف فرمائی
تھی خاتمۃ المجتہدین سرکار میرزا محمد حسن شیرازی رحمہ اللہ سے حاصل فرمائی۔
یہ اجازات و تقریظ طبع نہیں ہوئے اور باوجود سالہا سال کی سعی و کوشش
کے جناب برادر معظم مولانا محمد تقی صاحب قبلہ سے احقر کو دستیاب نہوے
مجبور مندرج تذکرہ ہذا نہ کر سکا۔

سفر خراسان کہ بعد فراغ زیارت عتبات عرش درجات اور جناب
کو خیال مشہد مقدس خراسان ہوا حرم محترم میں
استخارہ فرمایا بہتر آیا اپنے احباب حضرات علماء و اعلام خصوص حضرت

و سبزو ار و قم سفر کے لئے تجویز ہوئے آپ مہیاے سفر ہوئے حضرات موصوفین نے
 علمائے ایران و شاہ کجلاہ حضرت ناصر الدین شاہ مقتول کو او جناب کے
 عزم کی اطلاع لکھی جب آیت اللہ فی العالمین آخوند ملا حسین اردکانی کو
 آپ کے عزم پر اطلاع ہوئی تو او جناب نے بھی وزراء و امراء و شاہ ایران کو
 خطوط لکھے تاکہ راہ میں آپ کو زحمت نہ ہو۔ وہ جناب سب سے رخصت ہو کر
 روانہ ہوئے اسان ہوئے جس منزل پر آپ کا ورود ہوتا علمائے اعلام و اعیان
 استقبال کو تشریف لاتے اور کمال عزت و احترام پیش آتے تھے یہاں تک
 کہ شاہ عبدالعظیم مین وارد ہوئے اور منزل کی حضرات علماء و اعیان طہران
 سے تشریف لائے اور شاہ مرحوم ناصر الدین شاہ کی طرف سے آپ کو طہران مین
 مدعو کیا۔ آپ نے عذر کیا اور قیام کے لئے شاہ عبدالعظیم کو پسند فرمایا اصرار پر
 ارشاد ہوا کہ مین بغرض زیارت آیا ہوں نہ بغرض سیر و سیاحت یا ملاقات
 شاہ و شہر یا ایک فقیر کو معافی بادشاہ سے کیا تعلق حضرات کو علم ہوا کہ آپ
 محض معافی شاہ سے کارہ مین او سوقت حجت الاسلام آقا میرزا افضل اللہ
 نوری مازندرانی مقتول نے او جناب کو باصرار خود مدعو کیا اور اپنا مہمان
 کیا اپنے قبول فرمایا جناب نوری نے ہمارے محل و کجاوہ و تخت روان مین
 چھوڑ دی اور محل کی کامیون سے آراستہ لائے گئے جس پر ہم سب
 سوار ہو کر داخل دار السلطنت طہران ہوئے شہر پناہ پر ہجوم اعیان
 و طلباء و علماء و سوار ہی پہنچتے ہی دُنبہ حسب رسم ایران قربانی کیا گیا
 اور اپنے قریب مہمان کو کمال احترام داخل شہر کیا اور ایک قصر شاہی مین
 ساکن کیا آخر روز تک باصرار آپ مہمان جناب نوری رہے اس طرح سے
 کہ

لاتے تھے اور مجمع کثیر صحبت میں رہتا تھا صدر اعظم ملاقات کو تشریف لائے
 مجمع دیکھ کر صلوات پڑھی اور قلت جگہ سے متصل نعال لب فرش بیٹھ گئے
 حضرات علماء و اہل شہر کی صحبت و انس اور تپاک سے ملنا عجیب پر لطف
 منظر تھا لوگ خواہش کرتے تھے کہ آپ دعوت قبول فرماویں لیکن کہیں دعوت
 قبول نہ کی۔

کیفیت ملاقات شاہ [ایک روز قریب مغرب ظل سلطان ملاقات
 کے واسطے آئے اور اشتیاق شاہ سے اطلاع
 دی اور پیغام بادشاہ کا سنایا کہ وہ طالب ملاقات ہیں باصرہ جناب علامہ
 نوری آپ نے دو کمرے روز کے واسطے قبول فرمایا وقت پر آٹھ گھوڑے و تلی گاڑی
 بادشاہ نے لینے کو بھیجی حضرت فردوس مکان اور احقر اور جناب برادر
 معظم سید محمد تقی صاحب اور داماد مرحوم برادر معظم مولوی سید محمد حسین
 صاحب گاڑی پر سوار ہو کر روانہ ہوئے جب قصر شاہی کے پاس پہنچے
 صدر اعظم دروازہ پر استقبال کو آئے اور بادشاہ تک لے گئے بادشاہ
 کمرے ہوئے اور دست بوسی کی۔

شریعت مدار آقا الشیخ فضل اللہ مازندرانی حائری احقر سے ناقل تھے
 کہ یہ امر خصائص مرحوم سے ہے بادشاہ نے کسی عالم کے ہاتھ کو بوسہ
 نہیں دیا الا وہ جناب کی دست بوسی فرمائی۔

حضرت والدے العظام نے ایک تسبیح خاک شفا جسمین عطر اگر خانہ ساز
 اعلیٰ لکھا ہوا تھا پیش کش کی بادشاہ نے تسبیح کو بوسہ دیا آنکھوں سے مس کیا
 عرصہ تک تنہائی میں ملاقات رہی شاہ نے دعوت و قیام طہران پر
 بیدار کیا اپنے ہندو فرمایا علالت اطفال کا (اوس زمانہ میں شہرین
 کا کہ اکثر کھڑے رہتے تھے تاہم اطفال جناب مرحوم کے اسماء حضرت

شاہ نے وعدہ دعوت و مہمانی وقت مراجعت چاہا فرمایا کہ خلیج فارس میں جہکو
طوفان شدید ملا اطفال کو تکلیف شدید ہوئی لہذا ارادہ ہے کہ راہ کابل سے
ہندوستان مراجعت کروں بادشاہ نے سید اصرار فرمایا وعدہ استخارہ ملاحظہ
کرنے پر کیا گیا اور رخصت ہوئے تمام گفتگو متفرق مطالب پر رہی سفر عراق کے
حالات اور ہندوستان کی کیفیت و بعض خاندانی حالات جناب حیدر
معظم حضرت غفران مآب رحمہ اللہ کے عراق سے تحصیل علم کر کے ہندوستان
تشریف آوری اور ترویج دین فرمانا ہی امور ملاقات میں پیش رہے کوئی
خاص بات نہ تھی۔ جب جناب فرود گاہ پر تشریف لائے افتخار الملک
پروانہ شاہی اور انگلشری الماس منجانب شاہ لیکر حاضر ہوئے۔ پروانہ میں
ہدیہ جناب مرحوم کی عظمت کا اظہار اور اپنے ہدیہ کی بے حقیقتی کا ذکر کیا
اور بیان تھا اس امر کا کہ یہ انگلشر بطور یادگار ہے جو انگشت مبارک میں
رہے اور اوقات اجابت دعائیں میں آپ کو یاد رہوں اس پروانہ میں آپ کو
حجۃ الاسلام کے خطاب سے مخاطب کیا گیا تھا۔

جناب مرحوم نے اس پروانہ اور انگلشر کو لیکر سبز رنگ کا دو شالہ نہایت
اعلیٰ افتخار الملک کو خلعت میں دیا ہر چند علامہ نوری رحمہ نے منع فرمایا
اور کہا کہ خلاف داب شاہی ہے آپ نے فرمایا کہ ہماری عرت کے خلاف ہے
کہ شاہی پروانہ و ہدیہ ہم لین اور حامل کو خلعت نہ دیں ہمارے آئین
و دستور کے خلاف ہے مختصر وہ خلعت دیا گیا قیمت انگلشر کا تخمینہ کیا گیا
مبلغ آٹھ سو روپیہ سے زائد قیمت کی نہ تھی۔

پس اس کے بعد علامہ نوری نے دیکھا آخر اس

ہین قبول کرے۔ جواب دیا کہ میں ریارت سے واسطے آیا ہوں اور اس
قسم کے امور مانع اخلاص و تقرب جناب احدیت ہیں اسلیئے گوارا نہیں
کہ اپنی زحمت و تکلیف کو ضایع کروں۔

علاج مرض کہ چونکہ بادشاہ کو علم عیال کی بیماری کا ہوا تھا
۱۰ تین طبیب مقرر کئے گئے جو اگر مشغول علاج
ہوئے لیکن کچھ فائدہ نہوا اور سب نے کہا کہ بدوون ختم میعاد کے مرض
کالی کھانسی کا نہیں جاتا ہے مجبوراً آٹھ روز قیام کے بعد آپ روانہ
خراسان ہوئے۔

نسخہ کہ لوگوں سے معلوم ہوا کہ دو دوائیں اس مرض کی
مغرب ہیں۔ اول شکا استعمال ہو۔

(۱) مرغ ذبح کیا جاوے جبوقت خون دھار بنکر نکلے مریض منہ لگا کر ایک
گھونٹ پی لے اوسی دے کھانسی جاتی رہتی ہے۔ آپ نے فرمایا
کہ لا شفا فی الحرام ہمیشہ حرام کا استعمال ہم نہیں کر سکتے۔

(۲) بکری کے دودھ میں کتیرہ کی کھیر پا کر کھانا بھی نہایت مفید ہے
اسکو منظور کیا اور بوجوب استخارہ تمام اطفال کو استعمال کرایا شافی
مطلق نے سب کو صحت دی۔

تعوینہ کہ بعض لوگوں نے خشک کدو کے چھلکے پر کچھ نقش لکھ کر
دے دیے اور بجد مجرب و آزمودہ بتایا مریضوں کے گلے میں

نوٹ کہ جاتا ہے کہ یہ حدیث خلاف تجربہ ہے حرام اشیا کا نفع بدیہی ہے
جواب یہ ہے کہ جبوقت حرام بصورت انحصار استعمال کرایا جاتا ہے اور شفا ہوتی ہے تو

اور وقت وہ شے حرام ہی نہیں رہتی حلال و مباح ہو جاتی ہے اسی لیے نفع بھی ہوتا ہے
اور در صورت عدم انحصار نفع ہونا امر اضطرر میں مشاہدہ ہے اور تعلق حدیث کا

آپ روانہ خراسان ہوئے منجانب شاہ ایک عالم ایرانی آقا شیخ مصطفیٰ صاحب
اور بارہ سوار ہمراہ ہوئے جو منزل بہ منزل ساتھ ہوتے تھے پروانہ جات
شاہی تمام حکام کے نام جاری ہوئے ہر منزل پر رؤسا و اعیان و علماء
و مومنین ملاقات کو آئے اور دعوت کی تکلیف دیتے آپ بلبال عذر
و معذرت رخصت ہوتے تھے۔

اس سفر میں طہران و سبزوار کا ورود نہایت با شان و شوکت تھا سبزوار
چونکہ وطن اصلی تھا لہذا پانچ روز وہ جناب مقیم سبزوار رہے یہاں بھی
کمال احترام و اعزاز سے استقبال ہوا برادران وطن بھی لطف و محبت سے
پیش آئے اور حضرت غفر انہاب رحمہ اللہ کے سبزواری الاصل ہونے
پر افتخار کرتے تھے۔

مختصر جب آپ کسی منزل پر پہنچتے تھے پہلے امام زادون کے مزار کی زیارت
فرماتے تھے یہاں تک کہ وارد مشہد مقدس ہوئے اور مطبخ امام علیہ السلام
سے طعام ضیافت آیا جس نمک خواری کا بہک و فخر و اعزاز حاصل ہوا
واللہ الحمد علی ذلک۔

مراجعت بہ ہندوستان [بارہ روز قیام کے بعد حرم محترم
امام علیہ السلام میں اپنے استخارہ
فرمایا کہ براہ کابل روانہ ہند ہوں استخارہ واجب آیا اپنے ارادہ سے
حاکم خراسان کو اطلاع دی اور براہ ہرات و قندہار روانہ ہندوستان
ہوئے شاہ ایران نے امیر افغان ہر مجبسی عبد الرحمن خان کو اطلاع دی
منجانب امیر آٹھ سوار ہمراہ کئے گئے منزل بہ منزل آپ کے ساتھ تھے

قیام فرمایا منجانب امیر پیغام ملاقات و دعوت پہنچا آپ نے حضور کے پاس
فرمایا اگر راہ میں دار السلطنہ ہوتا تو بیشک ملاقات کرتا اور اب معذور
ہوں مہرات میں آئندہ روز تک آپ باصرار روکے گئے اور تمام سامان رحلت
منجانب امیر بھیجا ہوا اور آپ مہمان امیر رہے قندھار میں چار روز تک قیام
رہا اس شہر میں شیعہ زاید مقیم تھے متصل دیرو باز دید رہے تا اینکه
داروچمن ہوئے۔

واروپین ہو کے۔
 حدود ہندوستان میں آپ کے احباب خاص و مقلدین باختصاص کہ
 جنہر ملی ہر شخص متہنی کہ آپ چند روز قیام فرماویں مرزا بابو صاحب مرعوم
 و سٹرکٹ انجنیر آپ کے قدیم دوست تھے بالمرار سیالکوٹ میں چند روز شہر ملتان
 میں چند روز توقف پر مجبور کیا دور روز لاہور اور چند روز سہارنپور اور چند
 روز نکیہ ضلع بجنور اور چند روز میرٹھ اور چند روز مراد آباد میں آپ کو
 توقف کرنا پڑا۔

وقت کرنا پڑا۔
 مہارنپور { کا ورو دیکھی یا دگا رہے گا اسٹیش کی آراستگی
 اور فرو و گاہ تک سڑک اور دکانات کا جھنڈ پو
 آراستہ ہونا سواری کا جلوس استقبال کا جھوم عجیب شان و شوکت سے
 آپ داخل شہر ہوئے اس طرح سے کسی کا استقبال اس شہر میں
 نہیں کیا گیا۔

ملتان کے ملتان کا قیام بھی نہایت پر لطف تھا وہاں کے
فقوی سادات گردیزی بہم جدی اور جناب کے تھے
بچہ اخلاص و ارادت سے ملاقی ہوئے حسن عقیدت کی یہ حد تھی جس
گاڑی پر آپ سوار داخل شہر ہوئے اوسکے گھوڑے کہول کر زیر شامیانہ
باندھے گئے اور لوگ احتراماً اون گھوڑوں کو بوسہ دیتے اور خاک پا
لہا کرتے تھے جس موسم میں آپ بیٹھ جاتے تھے لوگ اوس کے

کہا نا پاک محض اسلئے آتا تھا کہ آپ ہر ایک کو جو ناکردین اور وہ سور آپکا
استشفاء امونین خوش اعتقاد پر تقسیم ہوتا تھا۔

باب ۱۴

مرغوبات

آپ کو اکثر چیزوں کا شوق تھا۔

(۱) لباس بے جوڑ نہ پہنتے تھے صوفیانہ رنگ بہت پسند تھا ایرانی چھٹین
اور ایرانی جرابین بہت استعمال فرماتے تھے عراقی سیاہ چھپا ہوا رومال
دو سالہ نہایت باریک استری کا عبا مختلف الالوان عراق کی درست
کردہ جس پر نہایت گران قیمت شیرازے کسی پر ناد علی اور کسی پر سورہ
جمعہ لکھا ہوا ہوتا تھا۔

(۲) عطر و خوشبو کا بید شوق تھا گھر میں عطر بنواتے تھے اور نہایت
اعلیٰ قیمت عطر استعمال فرماتے تھے عود و الکروڑ و عفران کے نہایت اعلیٰ
درجہ کے کنٹر و نمین ملو رہتے تھے۔

(۳) حلال حیوانات کے بچہ شوقین متعدد بکریاں اور سیکڑوں نگین لقمہ
کبوتر اور سبز و ابرو پہاڑی مرغون کے جوڑے متعدد دپالتے تھے۔

حکایت کہ آپ کے دوست خاص جناب نواب مہدی علیخان صاحب
مرحوم نے آپکو ایک مور کا جوڑا بھیجا اس خیال سے

باغ میں رکھا جاوے جسوقت وہ جوڑا اگر چہڑا گیا اوسکے حسن ظاہری پر
آپ حمد جناب باری فرماتے رہے اوسکے بعد فرمایا میں اسکو نہ پالوں گا
یہ حرام ہے حفاظت حیوان حرام خلاف رحمان ہے بجز بعض مستثنیات کے

لوگوں نے عرض کی پھر نواب صاحب کو واپس فرمائے ارشاد ہوا دینے
میں یہ خیال ہے کہ موصوفہ اسکا بالیس کے اور میں ایک حیوان

کرایا مجھ کو مرحمت ہوا ارشاد ہوا وہی منظور ہے جو نواب صاحب کو واپس
 دینے میں ہے لوگوں نے عرض کی پھر کسی مومن کو دیا جاوے وہ خاص میں
 بیچ کر لے فرمایا خرید و فروخت شے حرام کی حرام ہے اب لوگ
 متحیر ہیں پھر آخر کیا ہو گا فرمایا پر دار ہے بلغ میں چوڑا دو خود چلا جاوے گا
 چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ حیوان اوسے روز اوڑ گیا۔

(۴) ظروف چینی کا بھی آپ کو کمال شوق تھا عمدہ و خوش وضع چینی کے
 برتن اکثر محبوب تھے۔

باب ۵۱

باقیات صالحات

تصانیف شریف { باوجود دایم المرض اور نفیج ہونے کے
 اور کثرت اسفار حج و زیارات کے
 او جناب نے حسب ذیل تصانیف فرمائے۔

(۱) تفسیر سورہ یوسف بطور رموز اعظم۔

(۲) یواقیت الدر فی التماثل والصور عسری فی فقہ استدلالی
 حرمت تصویر کشی میں۔

(۳) نور الابصار فی احوال المختار فارسی۔

(۴) شمع فی الجمعہ فقہ استدلالی مجلد ضخیم اثبات و جوبب تحسیری
 نماز جمعہ عسری۔

(۵) جز و ثالث ینابیع الانوار تفسیر قرآن مجید مجلد کبیر عسری۔

علاوہ ان تصانیف کے آپ اپنے عہد میں چونکہ مرجع خلائق تھے اور دستخط
 مسائل بکثرت فرماتے تھے بیرونجات و شہر کے سیکڑوں مسئلہ دستخط ہوتے
 تھے اگر وہ سب مدون ہوتے تو مجلد کثیر ہو جاتے لیکن افسوس اونکی

تلا مذہ { سبب مذکورہ اور بڑے سے ملا مذہبی بوجہ نام کے اور سب سے
اسماء ہی معلوم نہ ہو سکے بعض اسماء محقق خیر و محدث بے نظیر
جناب مرحوم مولوی سید محمد حسین صاحب سے معلوم ہوئے اور بعض دیگر
حضرات سے جو حسب ذیل ہیں -

(۱) محقق بے نظیر جناب مولوی سید محمد حسین صاحب قبلہ مرحوم جنکی انتہائی
تعلیم اور تحسین جناب سے فقہ و اصول کی ہوئی۔

(۲) خیر خیر و خیر جناب مولوی میرزا محمد مادی صاحب بی اے۔ پروفیسر
کرسچن کالج لکھنؤ

(۳) فاضل کامل جناب مولانا مولوی لطافت علی صاحب قبلہ۔

(۴) ازہد اور ع جناب مولوی سید امیر حسین صاحب مرحوم پیش نماز کربلائی
امداد حسین خان صاحب۔

(۵) العلم المفرد جناب مولوی محمد احسن صاحب شکارپوری۔

(۶) فاضل کامل جناب مولوی سید مہدی حسین صاحب المعروف
بجناب ثمن صاحب مرحوم۔

(۷) طبیب حاذق جناب حکیم میرزا محمد تقی صاحب دام فضله

(۸) طبیب حاذق جناب حکیم سید رضا حسین صاحب دام شرفہ

(۹) عمدة القراء جناب یعقوب علی خان صاحب المتخلص بہ نصرت
دام عزہ۔

اولاد و ذکور { آپکی اکثر ابتدائی اولاد دین ضائع ہوئیں اور یہی وجہ
تقدیر و ازواج کی بھی ہوئی جو اولاد و ذکور آپکی وفات کے

وقت تھی حسب ذیل ہیں۔

اولاد و ذکور { آپکی اولاد و ذکور میں سے بعض صاحب قبلہ

بلاوتے تحصیل علوم عقلیہ و نقلیہ کی فقہ و اصول میں کثیر شرح و قوائین و
فصول غروی خدمت حضرت عم مرحوم بحر العلوم جناب علین صاحب قبلہ میں
پڑھتے تھے اور اکثر حضرات نے خود مشاہدہ کیا۔

(۲) او جناب کا خلف غیر صالح یہ عبد احقر سید احمد ہے ۱۸۔ ماہ ذی الحجہ الحرام
روز جمعہ ۹۵۵ھ ہجری میں ولادت ہوئی۔

(۳) فاضل رشید محقق و حیدر اخی و متبحر قلبی و فلذۃ کبدی فخر الزمان مولوی
سید ابوالحسن سلمہ التمدد و البقاء جنکی ولادت ۹۹۵ھ ہجری بمبئی میں ہوئی بیست
ہشتم ماہ صفر کو۔

(۴) سید رضی سلمہ ۱۲۵۵ھ ہجری میں ولادت ہوئی۔

(۵) سید حسین رزم جنکی ولادت کربلائے معلیٰ میں تیسرے سفر میں ہوئی
اور بعد وفات جناب مرحوم اوسے سال انتقال کیا۔

باب ۱۶

وفات حسرت آیات

یاد مرگ { ہمیشہ آپ اپنی بیماری کی وجہ سے مہیاے مرگ رہتے تھے
اور اغلب بطور پیشین گوئی فرماتے تھے کہ ہماری عمر
حضرت جنت ماب والد ماجد سے کم ہوگی یاد مرگ میں کفن و ترکات کی جمع
و فراہمی میں مشغول رہتے تھے۔

کفن { حج سے فراغ کے بعد احرامی کو اپنے ضرایح مقدسہ سے مس فرماتے
تھے اور ایک پردہ بانی نہایت اعلیٰ تمام قرآن مجید جس پر لکھا
تھا فراہم کی تھی تمام مشاہد مقدسہ کے غبار و حرم بیت اللہ کی خاک
اور خاک کثیفہ ممیزہ کنیز پر لکھی تھی۔

التفقا حتى انتهى إلى كتاب قلبي من نقله عن سيد العلماء علي بن إمامان رحمه الله
وكيفاه ووجهه بكتاب تحريره فرمات في هذا الأيات الكريمة
والأسماء المتبركة وقد استنسخها والدي العلامة
والحبيب لفهامه الموثق من الله العلي السيد دار على
أفاضل الله ثمرته شئاً بيب رحمة على لوس من ساجدة عند قرب
وخاتمة ليوضع معه في قبوه عند رأسه وهذه الصورة
ما استنسخه بسم الله الرحمن الرحيم ربنا انتنا سمعنا منك
ينادي بالآيمان ان امنوا بربكم فامنا ربنا فاعف لنا
ذنوبنا وكفر عنا سيئاتنا وتوفنا مع آلنا ربنا واتنا
ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم القيامة انك لا تخلف
الميعاد ربنا امنا فاعف لنا وارحمنا وانت خير الراحمين
ربنا انتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقتنا
عذاب النار ربنا اغفر لي ولوالدي وللمؤمنين يوم يسقون
الحساب ربنا لا تؤاخذنا ان نسينا او اخطانا ربنا ولا تحمل
علينا اصر الكما حملته على الذين من قبلنا ولا تعذبنا مما لا
طاقة لنا واغفر لنا وارحمنا انت مولانا ربنا اغفر لنا ولا
خوفنا الذين سبقونا بالآيمان ربنا انزلني منزلاً مباركاً
وانت خير المنزليين بحق محمد وعلى وفاطمة والحسين والحسين
وعلى ومحمد وجعفر وموسى وعلى ومحمد وعلى والحسين والحسين
القائم المهدى صاحب الزمان خليفة الرجمان عليهما السلام

موت کی پیشین گوئی { تقریباً تین ماہ قبل دو سپہر کو وہ جناب خانہ
 احقر میں آرام فرماتے تھے گوئی تازہ بیماری
 نہ تھی خواب سے بیدار ہوئے عادت تھی کہ علاوہ نماز جمعہ ہر روز نماز ظہر میں میر
 مکان میں پڑھتے تھے بیدار ہو کر فرمایا آج ہم اس مکان سے رخصت ہوتے
 ہیں اب نہ آئیں گے یہ فرما کر جناب برادر معظم مولوی سید محمد تقی صاحب کے
 مکان پر تشریف لے گئے ظہر میں وہیں ادا فرمائی اپنے مخصوص کمرہ میں شبکو
 اس کمرہ میں آرام فرماتے تھے۔ چند روز بعد فرمایا آج اس کمرہ سے رخصت ہوتے
 ہیں اب نہ آئیں گے اندر کے دالان میں مسہری بچھانے کا حکم ہوا چند روز
 آرام کیا اور اسی مسہری کے متصل تختوں پر نماز پڑھتے رہے چوکی پر خود
 سے تشریف لے جاتے تھے ایک روز چوکی سے تشریف لا کر فرمایا اب چوکی پر
 نہ جاؤں گے چوکی پلنگ کے متصل لگا دو تخت پر شستہ نماز پڑھنا شروع کی
 طبیب کامل جناب شیخ علی محمد صاحب مرحوم معالج تھے۔ ایک روز قرآن
 مجید کی تلاوت کے بعد جز دان گردانا بوسہ دیا انسر بایا قرآن کو بھی رخصت
 کیا اب نہ پڑھیں گے مسہری پر آرام کیا پھر نہ اوشا گیا بقراط عصر جناب حکیم
 سید حیدر حسین صاحب مرحوم کا علاج شروع ہوا۔

قبر { پانچ چھ روز قبل وفات داروغہ میریاد علی صاحب کو طلب
 فرما کر حکم دیا پائین پا جناب جنت مآب رحمہ اللہ کے ابھی سے
 قریب کرنا تمام گھر میں کمرام بپا ہوا اور داروغہ صاحب نے رونا شروع
 کیا باہر اگر مشورہ یہ ہوا کہ ابھی سے تعمیر قبر مناسب نہیں تعمیر ملتوی ہوئی۔

دعاے عدیلہ و سورہ یسین { مکرر دعاے عدیلہ و سورہ یسین
 پڑھواتے اور سماعت کرتے تھے
 کچھ جزو معجزات جناب عالیہ انوار علیہ السلام

کبھی اعم معظم جناب سید حسن صاحب قبلہ رحمہ اللہ اپنے حقیقی بہائی سے۔
وداع اعتراف { تمام اعزاء اور ملازمین کو چند روز پیشتر پاس
 طلب کیا ہر ایک سے عفو تقصیر کرانی مسبو
 وداع و رخصت کیا اور وقت تمام گھڑن جو طوطا مہیا ہوا وہ یاس و اندوہ کا
 منظر ہمیشہ پیش نظر رہے گا۔

زیارت امام کون و مکان { ایک روز قبل وفات جبکہ قوت
 پہلو بدلنے کی ہی نہ تھی قریب عصر
 لیٹے سے از خود نیم قد اوٹھ بیٹھے اور نہایت قوی و بلند آواز میں فرمایا جلد
 تختہ نکافر شہ بدلو یہ نجس ہے طاہر فرش کرو نہیں دیکھتے کہ ہمارے مولا
 حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام تشریف فرما ہیں یہ فرما کر گر پڑے اور بیہوش
 ہو گئے۔ فوراً فرش بدلا گیا جب غش سے افاقہ ہوا حکم دیا پلنگ باہر کے
 دالان میں قبلہ رخ بچھاوا لیا گیا۔

تاریخ انتقال { بستمہ ماہ جمادی الاولیٰ سنہ ۱۳۸۵ ہجری مطابق ۱۰ جنوری
 سنہ ۱۹۶۶ء جس روز آپ کی وفات حسرت آیات ہوئی
 عہد معظمہ مرحومہ یعنی زوجہ جناب عماد العلماء کو قریب بلکہ ہزار وقت اشارہ
 سے صندوق طلب ہوا حکم دیا ہر ہماری نکال لو اور اپنے پاس رکھو کسیکو
 نہ دینا جس قدر دن چڑھتا گیا حالت متغیر ہوتی رہی یہ اشارہ فرماتے رہے
 پیرو نکاد م نکل گیا ہاتھ کا اب دم نکلا سینہ پر اب دم ہے یہاں تک
 کہ آنکھوں کے اشارہ سے سب کو وداع کیا اور وقت عصر و فقار روح پر فوج
 راہی خلد برین ہوئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حالات و خبریں کہ وصیت تھی دفن کی تعمیل میں۔ حکام کو جیسے آپ کی

جنازہ کے ساتھ ہو گا۔ لیکن حسب وصیت دفن میں تعجیل کی گئی اور اس وصیت سے حکام کو خبر دی مجبور کیا اظہار کیا اوسیلہ وقت جنازہ اوٹھا اور جمعیت کثیر و اثر و حام موئین دریائے گوتمی پر غش گئی باوجود شب ہونے اور سخت سرما کے بعد مجمع موئین کا تھا علما، کرام ہمراہ جنازہ حضرت عم معظم ملاذ العلماء جناب سید یحییٰ صاحب قبیلہ اور حضرت عم معظم جناب سید ابو صاحب طاب ثرا تھا پیادہ ہمراہ جنازہ دریائے تشریف لائے۔ قریب نماز صبح حسب وصیت حضرت عم معظم جناب سید ابو صاحب قبلہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور پائین پا جناب جنت مآب رحمہ اللہ امام باڑہ میں مدفون ہوئے۔

واقعات سوم { متیرے روز حسب معمول خاندان اوسی امام باڑہ میں مجلس فاتحہ خوانی برپا ہوئی تمام امام باڑہ معلوم تقاسید الزا کرین جناب مولانا سید علی صاحب رحمہ اللہ نے ذکر مصائب فرمایا اور حسب دستور خاندان و ساء علماء نے آپ کا خطاب فردوس مکان قرار دیا۔ شعر اتمام دار کی تاریخین اور مرثیہ پڑھ گئے جنگے مادہ اسے تاریخ حسب ذیل ہیں

(۱) بہت پڑ مردہ گل گلزار ابراہیم واسے۔ ۱۳۰۵ھ

(۲) بے خلیل اللہ شد کعبہ اسلام ہاے۔ ۱۳۰۶ھ فصلی

(۳) سال مرگش ز در قم کلک جلال۔ شد چو کعبہ جاے ابراہیم خلد۔ ۱۳۰۷ھ

قطع تاریخ انتیجہ افکار شاعر باوقار زوار حسین صاحب طرار مرزا

الفراق لے بمکان غلد و مقام ابراہیم
از رتبہ تبت برد و سلام ابراہیم
سوے گلزار ابراہیم کہ دم ابراہیم

السلام لے نشان دین و بنام ابراہیم
اے خلیل احمد لے گل گلزار ابراہیم
بہجہ لے گل نازک ز گلستان جہان

مفتی ابن لطفی ابن لطفی ابن سقی
در سخا حاتم و در فهم و گیساست لطفان
منبع جو دو گرم مصدر وجود و حسان
ملک دین داشت بتدبیر تو باشد قوام
یاد دارم که با علاء نشان ایمان
در مجالس بمساجد به نماز عیدین
رفتی ای وای بداری که در آن اردو یا
قایم آل عباد دست بدامان است
کوسس تاریخ تو از و جرس دل طرار
در قطعه تاریخ از افادات فضل با دل اس
بست رخت زندگی از خلق همنام خلیل
آسمان شرع شد بے آفتاب از جلالتش
شده روان سیلاب اشک از چشم کافک
اعتقادش سوخت موجودات را در شمش حبت
شام بستم بود از ماه جمادی نخست
او ز رفیت از خلق شد سلام بے پشت و پناه
روز مرکش از زمین شد ناها چند آن
بوستان اصل و فرع فقه شد بے آب رنگ
گفت کامل از برای سال فوت آنجناب

الکریم ابن کریم ابن کریم ابراهیم
بالنفس عیسی و موسی بکلام ابراهیم
مرجع و مامن و ملجاء امام ابراهیم
کشور شرع ز تو داشت نظام ابراهیم
پیش ما بود علم مثل حسام ابراهیم
بوجود و بقوه و و القیام ابراهیم
نرسید پیغام و نه سلام ابراهیم
باز بنیم تر از روز قیام ابراهیم
کرد پایان لطفی کوچ و مقام ابراهیم
لا دبا جناب لوی سید علی میا حق المتخلص
برزین گوئی یکایک قبه خضر افتاد
انقلاب تازه اندر عالم بالا افتاد
قدسیانرا عشته خورشید در اعضا افتاد
آتش اندر خرمن دنیا و ما فیها افتاد
یک بیک از ارتحال شد در جهان خو غافتا
تاج نورانی ز فرق ملت بیضا افتاد
آه و فغان خلق را بر طارم اعلی افتاد
برگ بستر در بهشت علم از طوبی افتاد
کعبه دین چه رکنی قائم از پا افتاد

بعد وفات جناب مغفورید بند وستان و عراق میں متعلق مجالس فاضلہ خوانی برپا ہوئیں
تمت اللھم اغفر وارحم بالخیر
قطعه تاریخ تالیف کتاب قطاب از نتیجہ افکار اربکار درۃ التاج کشور سخندان و اکلین فریق کامرائی
ملک الشعر و شعر الادب اسرار شائہ از دہ میرزا محمد شریقا قدر بہادری متخلص بہ شریادام اقبالہ

فقه و مقولات و اخلاق و ادب
 واقف منبر و اصول معرفت
 غرق در بحر شریعت روز و شب
 لا تشدد دارند و هفت حمید
 تا بحسب طول کلام مختصر
 عالم اسلام حق اندر جهان
 حاکم دین مایه حیات غلط
 رفت از دنیا چو آن عالیجناب
 بتاسی در دور رخ و غم شده
 گوزمانه منقعه گشته بگریه
 از سعادت و ذکر و حالش بهم
 جزوه کل یک جاست بر یادگار
 سال تالیفش از حکم ان جناب
 خوب این علامه میندی نوشت
 قطع تاریخ از نتیجه فکر و نظر الواعظین عمده المحققین بده المذققین جناب مولانا سید
 سید حسن صاحب مولوی فاضل ملاقات صدر الاقبال و ممتاز الافاضل دام فیضه
 این کتابی هست یا سلک در شهور علم
 نقش میدارد ز پایه رفگان و دانش
 نه کند احیای اهل قرا و ذکر جمیل
 از گل پرموده گلشن حکایت میکند
 خیمه زند بود و هست گاهی فصل گل اندرین
 نقطه از حرف و حرف از عمل مرقوم شد
 از پیک تاریخ طبعش ملک من این نقش است

این کتاب است و لا اعلم من را تم کس نقد ندارد علی از حرف نقطه و از جمله حرف نام کرده و شجره و در صغیر و بجزیر و طاحا طایفه اند که در ۱۲۰۰ قمری در

در همه برتر بفضل انزادی
 سالک راه طریقت واقعی
 منجلی گشته بران سر خفی
 بحر در کوزه نه بخشد واقعی
 والدش بد و ارشاد سیر تقی
 قاضی احکام رب و متقی
 خاص حق مفتی شرع نبی
 جانب ملک بقا با صد خوشی
 کل جهان مخصوص محزون لکنوی
 خواست طبعش حسب ایمان و دل
 کرد علامه به عالم منجلی
 اسے تر یا بود کار لا بدی
 گویم اکنون بود بر من لاندی
 هست برین واقعات ز ندی
 قطع تاریخ از نتیجه فکر و نظر الواعظین عمده المحققین بده المذققین جناب مولانا سید
 سید حسن صاحب مولوی فاضل ملاقات صدر الاقبال و ممتاز الافاضل دام فیضه
 با سوادش طلعت خورشید را توأم بین
 چشم بمرت بین پیاد و کیف جام جم بین
 جان من کار لب خاموش علی دم بین
 اشک ریز و بر فرازش بستر بخت بین
 دیده آنهم کنون اندر جهان انیم بین
 قصه اعلم دین تحریر لا اعلم بین
 کعبه توصیف ابراهیم را سلم بین
 شمس بصری

تمت